GENTS GROUP

(URDU)

For class XII & above

RQDS

Name:____________________

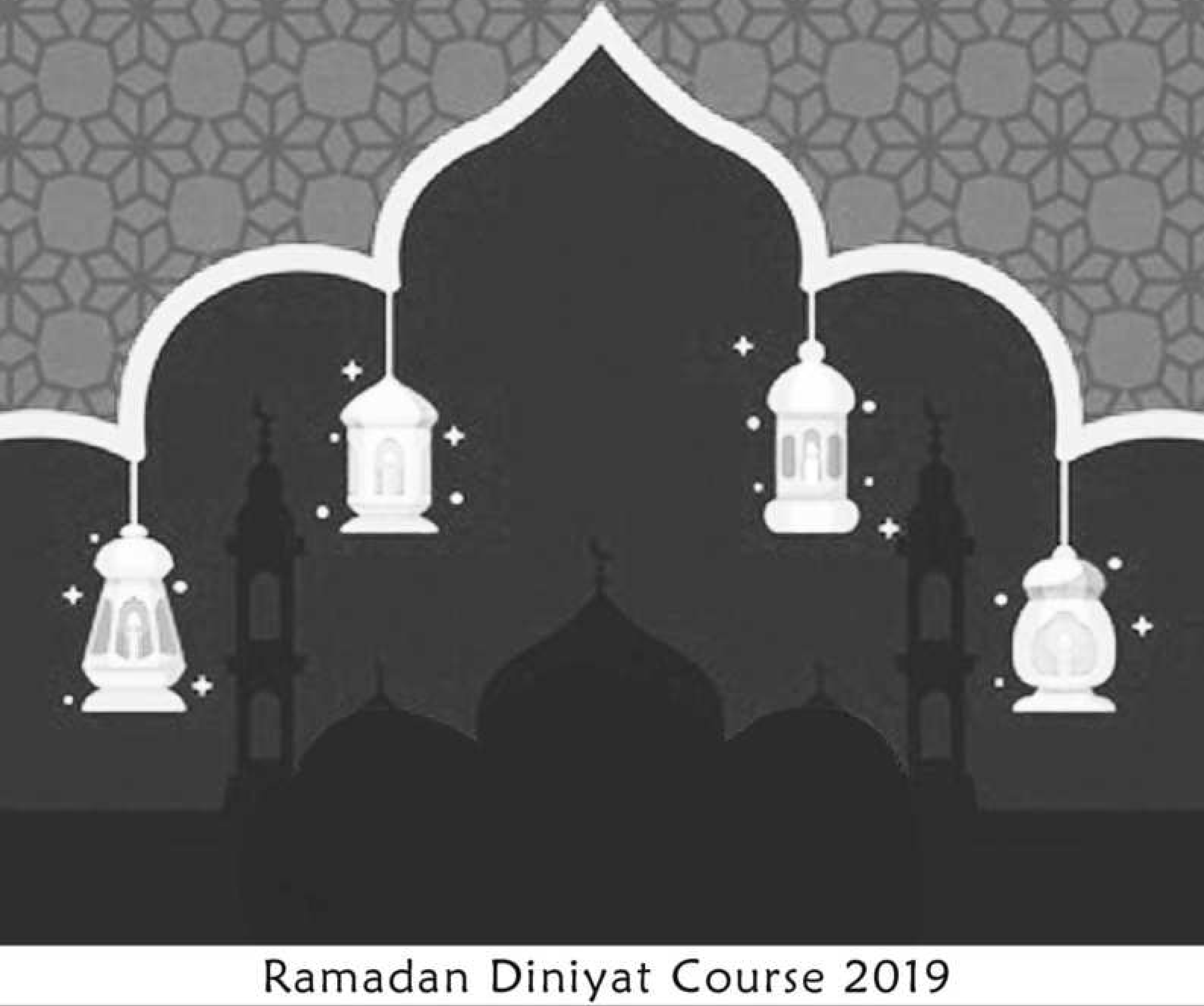

Ramadan Diniyat Course 2019

Ramadan Diniyat Classes 2019

GENTS GROUP (URDU)

فہرست

عقاید:شہدائے پشاور 1

صحیفۂ سجادیہؑ

دعاء# ۲۴: والدین کے حق میں دعا: 2

دعاء# ۲۵: اولاد کے حق میں حضرت کی دعا: 6

دعاء# ۳۵: رضائے الٰہی پر خوش رہنے کی دعاء: 9

دعاء# ۴۰: امام (ع) کی دعاء جب کسی کی موت کی خبر سنتے یا موت کو یاد کرتے وقت 11

دعاء# ۴۴: استقبال ماہ رمضان کی دعا 12

سیرت:

رسول خدا (ص) 17

بیبی خدیجہ (س) 21

بیبی فاطمہ زہرا(س) 23

اہل بیتؑ:

صلوات 26

فقہ۔روزہ مساءل: 30

شبھائے پشاور

- شبھاے پشاور کتاب کی PDF واتساپ کے ذریعے بھیج دی جاے گی جو رجسٹریشن کے وقت دیا گیا ہے۔
- امتحان میں صرف کتاب میں سے کچھ حصہ آے گا جو online کلاس میں پڑھایا جاے گا
- کلاس کی رکاردنگ اور روز کے پڑھاے گے صفحہ نمبر واٹساپ کے ذریعے بھیج دے جائینگے (انشااللہ)
- جو کلاس سنے بغیرامتحان دینا چاہتے ہیں صرف روز کے کے گئے صفحہ نمبر سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

دعاء# ۲۴: والدین کے حق میں دعا:

1. صَلِّ عَلَى مُحَمَّد عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ، وَاخْصُصْهُمْ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَسَلاَمِكَ، وَاخْصُصِ اللَّهُمَّ وَالِدَيَّ بِالْكَرَامَةِ لَدَيْكَ، وَالصَّلاَةِ مِنْكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اے اللہ ! اپنے عبد خاص اور رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے پاک و پاکیزہ اہل بیت پر رحمت نازل فرما اور انھیں بہترین رحمت وبرکت اوردرود وسلام کے ساتھ خصوصی امتیاز بخش اور اے معبود !میرے ماں باپ کو بھی اپنے نزدیک عزت و کرامت اور اپنی رحمت سے مخصوص فرما ۔اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے .

2. أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ وَأَلْهِمْنِي عِلْمَ مَا يَجِبُ لَهُمَا عَلَيَّ إلْهَاماً، وَاجْمَعْ لِي عِلْمَ ذلِكَ كُلِّهِ تَمَاماً، ثُمَّ اسْتَعْمِلْنِي بِمَا تُلْهِمُنِي مِنْهُ، وَوَفِّقْنِي لِلنُّفُوذِ فِيمَا تُبَصِّرُنِيْ مِنْ عِلْمِهِ، حَتَّى لاَ يَفُوتَنِي اسْتِعْمَالُ شَيْء عَلَّمْتَنِيْهِ، وَلاَ تَثْقُلَ أَرْكَانِي عَنِ الْحُفُوفِ فِيمَا أَلْهَمْتَنِيهِ.

اے اللہ ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور ان کے جو حقوق مجھ پر واجب ہیں ان کا علم بذریعہ الہام عطا کر اور ان تمام واجبات کا علم بے کم وکاست میرے لیے مہیا فرما دے ۔ پھر جو مجھے بذریعہ الہام بتائے اس پر کار بند رکھ اوراس سلسلہ میں جو بصیرت علمی عطا کرے اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے تا کہ ان باتوں میں سے جو تو نے مجھے تعلیم کی ہیں کوئی بات عمل میں آئے بغیر نہ رہ جائے اوراس خدمت گزاری سے جو تو نے مجھے بتلائی ہے میرے ہاتھ پیر تھکن محسوس نہ کریں۔

3. أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ كَمَا شَرَّفْتَنَا بِهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ كَمَا أَوْجَبْتَ لَنَا الْحَقَّ عَلَى الْخَلْقِ بِسَبَبِهِ.

اے اللہ محمد اوران کی آل پر رحمت نازل فرما کیونکہ تو نے ان کی طرف انتساب سے ہمیں شرف بخشا ہے ۔ محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما کیونکہ تو نے ان کی وجہ سے ہمارا حق مخلوقات پر قائم کیا ہے۔

4. أَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَهَابُهُمَا هَيْبَةَ السُّلْطَانِ الْعَسُوفِ، وَأَبَرُّهُمَا بِرَّ الأمِّ الرَّؤُوفِ، وَاجْعَلْ طَاعَتِي لِوَالِدَيَّ وَبِرِّي بِهِمَا أَقَرَّ لِعَيْنِي مِنْ رَقْدَةِ الْوَسْنَانِ، وَأَثْلَجَ لِصَدْرِي مِنْ شَرْبَةِ الظَّمْآنِ حَتَّى أُوثِرَ عَلَى هَوَايَ هَوَاهُمَا وَأُقَدِّمَ عَلَى رِضَايَ رِضَاهُمَا وَأَسْتَكْثِرَ بِرَّهُمَا بِي وَإنْ قَلَّ وَأَسْتَقِلَّ بِرِّي بِهِمَا وَإنْ كَثُرَ.

اے اللہ ! مجھے ایسا بنا دے کہ میں ان دونوں سے اس طرح ڈروں جس طرح کسی جابر بادشاہ سے ڈرا جاتا ہے اوراس طرح ان کے حال پر شفیق ومہربان رہوں (جس طرح شفیق ماں) اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہے اوران کی فرما نبرداری اوران سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے کو میری آنکھوں کے لیے اس سے زیادہ کیف افزا قرار دے جتنا چشم خواب آلود میں نیند کا

خمار اورمیرے قلب وروح کے لیے اس سے بڑھ کر مسرت انگیز قرار دے جتنا پیاسے کے لیے جرعہ (گھونٹ) آب تاکہ میں اپنی خواہش پر ان کی خواہش کو ترجیح دوں اور اپنی خوشی پر ان کی خوشی کو مقدم رکھوں اور ان کے تھوڑے احسان کو بھی جو مجھ پر کریں ، زیادہ سمجھوں ، اور میں جو نیکی ان کے ساتھ کروں وہ زیادہ بھی ہو تو اسے کم تصور کروں۔

5. اَللّٰھُمَّ خَفِضْ لَهُمَا صَوْتِي، وَأَطِبْ لَهُمَا كَلاَمِي، وَأَلِنْ لَهُمَا عَرِيْكَتِي، وَاعْطِفْ عَلَيْهِمَا قَلْبِي، وَصَيِّرْنِي بِهِمَا رَفِيقاً، وَعَلَيْهِمَا شَفِيقاً.

اے اللہ ! میری آواز کو ان کے سامنے آہستہ ،میرے کلام کو ان کے لیے خوشگوار، میری طبیعت کو نرم اورمیرے دل کو مہربان بنا دے اور مجھے ان کے ساتھ نرمی وشفقت سے پیش آنے والا قرار دے

6. اَللّٰھُمَّ اشْكُرْ لَهُمَا تَرْبِيَتِي وَأَثِبْهُمَا عَلَى تَكْرِمَتِي، وَاحْفَظْ لَهُمَا مَا حَفِظَاهُ مِنِّي فِي صِغَرِي.

۔ اے اللہ ! انہیں میری پرورش کی جزائے خیر دے اورمیرے حسن نگہداشت پر اجر وثواب عطا کر اور کم سنی میں میری خبر گیری کا انہیں صلہ دے

7. اَللّٰھُمَّ وَمَا مَسَّهُمَا مِنِّي مِنْ أَذىً أَوْ خَلَصَ إِلَيْهِمَا عَنِّي مِنْ مَكْرُوه أَوْ ضَاعَ قِبَلِي لَهُمَا مِنْ حَقٍّ فَاجْعَلْهُ حِطَّةً لِذُنُوبِهِمَا وَعُلُوّاً فِي دَرَجَاتِهِمَا وَزِيَادَةً فِي حَسَنَاتِهِمَا يَا مُبَدِّلَ السَّيِّئَاتِ بِأَضْعَافِهَا مِنَ الْحَسَنَاتِ.

اے اللہ! انہیں میری طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہو یا میری جانب سے کوئی ناگوار صورت پیش آئی ہو یا ان کی حق تلفی ہوئی ہو تو اسے ان کے گناہوں کا کفارہ درجات کی بلندی اور نیکیوں میں اضافہ کا سبب قرار دے۔ اے برائیوں کو کئی گنا نیکیوں سے بدل دینے والے

8. اَللّٰھُمَّ وَمَا تَعَدَّيَا عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَوْل، أَوْ أَسْرَفَا عَلَيَّ فِيْهِ مِنْ فِعْل، أَوْ ضَيَّعَاهُ لِي مِنْ حَقٍّ أَوْقَصَّرا بِي عَنْهُ مِنْ وَاجِب فَقَدْ وَهَبْتُهُ وَجُدْتُ بِهِ عَلَيْهِمَا، وَرَغِبْتُ إِلَيْكَ فِي وَضْعِ تَبِعَتِهِ عَنْهُمَا فَإِنِّي لا أَتَّهِمُهُمَا عَلَى نَفْسِي، وَلاَ أَسْتَبْطِئُهُمَا فِي بِرِّي، وَلا أَكْرَهُ مَا تَوَلَّيَاهُ مِنْ أَمْرِي يَا رَبِّ فَهُمَا أَوْجَبُ حَقّاً عَلَيَّ، وَأَقْدَمُ إِحْسَاناً إِلَيَّ وَأَعْظَمُ مِنَّةً لَدَيَّ مِنْ أَنْ أَقَاصَّهُمَا بِعَدْل، أَوْ أُجَازِيَهُمَا عَلَى مِثْل، أَيْنَ إذاً يَا إِلهِي طُولُ شُغْلِهِمَا بِتَرْبِيَتِي ؟ وَأَيْنَ شِدَّةُ تَعَبِهِمَا فِي حِرَاسَتِيْ ؟ وَأَيْنَ إِقْتَارُهُمَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا لِلتَّوْسِعَةِ عَلَيَّ ؟
هَيْهَاتَ مَا يَسْتَوْفِيَانِ مِنِّي حَقَّهُمَا، وَلاَ أُدْرِكُ مَا يَجِبُ عَلَيَّ لَهُمَا وَلا أَنَا بِقَاض وَظِيفَةَ خِدْمَتِهِمَا.

بارالہا!اگر انہوں نے میرے ساتھ گفتگو میں سختی یا کسی کام میں زیادتی یا میرے کسی حق میں فروگذاشت یا اپنے فرض منصبی میں کوتاہی کی ہو تو میں ان کو بخشتا ہوں اوراسے نیکی اوراحسان کا وسیلہ قرار دیتا ہوں اور پالنے والے ! تجھ سے خواہش کرتا ہوں کہ اس کا مواخذہ ان سے نہ کرنا۔ اس میں اپنی نسبت ان سے کوئی بد گمانی نہیں رکھتا اورنہ تربیت کے سلسلہ میں انہیں سہل انگار سمجھتا ہوں اور نہ ان کی دیکھ بھال کو ناپسند کرتا ہوں اس لیے کہ ان کے حقوق مجھ پر لازم و

واجب، ان کے احسانات دیرینہ اوران کے انعامات عظیم ہیں۔ وہ اس سے بالا تر ہیں کہ میں ان کو برابر کا بدلہ یا ویسا ہی عوض دے سکوں ۔ اگر ایسا کر سکوں تو اے میرے معبود! وہ ان کا ہمہ وقت میری تربیت میں مشغول رہنا میری خبر گیری میں رنج وتعب اٹھانا اورخود عسرت وتنگی میں رہ کر میری آسودگی کا سامان کرنا کہاں جائے گا بھلا کہاں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے حقوق کا صلہ مجھ سے پا سکیں اورنہ میں خود ہی ان کے حقوق سے سبکدوش ہو سکتا ہوں اورنہ ان کی خدمت کا فریضہ انجام دے سکتا ہوں

9. فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ وَأَعِنِّي يَا خَيْرَ مَنِ اسْتُعِينَ بِهِ.

رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور میری مدد فرما اے بہتر ان سے جن سے مدد مانگی جاتی ہے

10. وَوَفِّقْنِي يَا أَهْدَى مَنْ رُغِبَ إلَيْهِ، وَلاَ تَجْعَلْنِي فِي أَهْلِ الْعُقُوقِ لِلآبَاءِ وَالأُمَّهَاتِ يَوْمَ تُجْزَى كُلُّ نَفْس بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَيُظْلَمُونَ.

اورمجھے توفیق دے اے زیادہ رہنمائی کرنے والے ان سب سے جن کی طرف (ہدایت کے لیے) توجہ کی جاتی ہے اور مجھے اس دن جب کہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اورکسی پر زیادتی نہ ہو گی ۔ان لوگوں میں سے قرار نہ دینا جو ماں باپ کے عاق ونا فرمانبردار ہوں

11. اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، وَاخْصُصْ أَبَوَيَّ بِأَفْضَلِ مَا خَصَصْتَ بِهِ آبَاءَ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَأُمَّهَاتِهِمْ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اے اللہ محمد اور ان کی آل پررحمت نازل فرما اورمیرے ماں باپ کو اس سے بڑھ کر امتیاز دے جو مومن بندوں کے ماں باپ کو تو نے بخشا ہے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

12. اَللَّهُمَّ لاَ تُنْسِنِي ذِكْرَهُمَا فِي أَدْبَارِ صَلَوَاتِي وَفِي أَنًا مِنْ آنَاءِ لَيْلِي، وَفِي كُلِّ سَاعَة مِنْ سَاعَاتِ نَهَارِي.

اے اللہ ان کی یاد کونمازوں کے بعد رات کی ساعتوں اور دن کے تمام لمحوں میں کسی وقت فراموش نہ ہونے دے

13. اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ وَاغْفِرْ لِي بِدُعَائِي لَهُمَا، وَاغْفِرْ لَهُمَا بِبِرِّهِمَا بِي، مَغْفِرَةً حَتْماً وَارْضَ عَنْهُمَا بِشَفَاعَتِي لَهُمَا رِضَىً عَزْماً، وَبَلِّغْهُمَا بِالْكَرَامَةِ مَوَاطِنَ السَّلاَمَةِ.

اے اللہ ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اورمجھے ان کے حق میں دعا کرنے کی وجہ سے اور انہیں میرے ساتھ نیکی کرنے کی وجہ سے ان سے لازمی طور پر راضی وخوشنود ہو اورانہیں عزت وآبرو کے ساتھ سلامتی کی منزلوں تک پہنچا دے

14. اَللّٰهُمَّ وَإِنْ سَبَقَتْ مَغْفِرَتُكَ لَهُمَا فَشَفِّعْهُمَا فِيَّ، وَإِنْ سَبَقَتْ مَغْفِرَتُكَ لِي فَشَفِّعْنِي فِيْهِمَا، حَتّٰى نَجْتَمِعَ بِرَأفَتِكَ فِي دَارِ كَرَامَتِكَ وَمَحَلِّ مَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ، إِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَالْمَنِّ الْقَدِيْمِ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

اے اللہ ! اگر تو نے انہیں مجھ سے پہلے بخش دیا تو انہیں میرا شفیع بنا ، اور اگر مجھے پہلے بخش دیا تو مجھے ان کا شفیع قرار دے تاکہ ہم سب تیرے لطف وکرم کی بدولت تیرے بزرگی کے گھر اور بخشش و رحمت کی منزل میں ایک ساتھ جمع ہو سکیں ۔ یقینا تو بڑے فضل والا، قدیم احسان والا اورسب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۔

دعا #۲۵: اولاد کے حق میں حضرت کی دعا:

1. أَللَّهُمَّ وَمُنَّ عَلَيَّ بِبَقَاءِ وُلْدِي، وَبِإِصْلاَحِهِمْ لِي، وَبِإِمْتَاعِي بِهِمْ.

اے میرے معبود! میری اولاد کی بقا اوران کی اصلاح اوران سے بہرہ مندی کے سامان مہیا کرکے مجھے ممنون احسان فرما

2. إلٰهِي أَمْدُدْ لِي فِي أَعْمَارِهِمْ، وَزِدْ لِي فِي آجَالِهِمْ، وَرَبِّ لِي صَغِيرَهُمْ وَقَوِّ لِي ضَعِيفَهُمْ، وَأَصِحَّ لِي أَبْدَانَهُمْ وَأَدْيَانَهُمْ وَأَخْلاَقَهُمْ، وَعَافِهِمْ فِي أَنْفُسِهِمْ وَفِي جَوَارِحِهِمْ وَفِي كُلِّ مَا عُنِيْتُ بِهِ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَأَدْرِرْ لِي وَعَلَى يَدِي أَرْزَاقَهُمْ،

ورمیرے سہارے کے لیے ان کی عمروں میں برکت اورزندگیوں میں طول دے اور ان میں سے چھوٹوں کی پرورش فرما اورکمزوروں کو توانائی دے اوران کی جسمانی ، ایمانی اوراخلاقی حالت کو درست فرما اور ان کے جسم وجان اوران کے دوسرے معاملات میں جن میں مجھے اہتمام کرنا پڑے انہیں عافیت سے ہمکنار رکھ ،اورمیرے لیے اورمیرے ذریعہ ان کے لیے رزق فراواں جاری کر

3. وَاجْعَلْهُمْ أَبْرَاراً أَتْقِيَاءَ بُصَراءَ سَامِعِينَ مُطِيعِينَ لَكَ وَلاوْلِيَائِكَ مُحِبِّينَمُنَاصِحِينَ، وَلِجَمِيعِ أَعْدَآئِكَ مُعَانِدِينَ وَمُبْغِضِينَ آمِينَ.

اورانہیں نیکو کار ، پرہیز گار، روشن دل ، حق نیوش اور اپنا فرمانبردار اور اپنے دوستوں کا دوست وخیرخواہ اوراپنے تمام دشمنوں کا دشمن وبدخواہ قرار دے۔ آمین

4. أَللَّهُمَّ اشْدُدْ بِهِمْ عَضُدِي، وَأَقِمْ بِهِمْ أَوَدِيْ، وَكَثِّرْ بِهِمْ عَدَدِي، وَزَيِّنْ بِهِمْ مَحْضَرِي، وَأَحْيِ بِهِمْ ذِكْرِي، وَاكْفِنِي بِهِمْ فِي غَيْبَتِي وَأَعِنِّي بِهِمْ عَلَى حَاجَتِي، وَاجْعَلْهُمْ لِي مُحِبِّينَ، وَعَلَيَّ حَدِبِينَ مُقْبِلِينَ مُسْتَقِيمِينَ لِيْ، مُطِيعِينَ غَيْرَ عَاصِينَ وَلاَ عَاقِّينَ وَلا مُخَالِفِينَ وَلاَ خَاطِئِينَ،

اے اللہ ! ان کے ذریعہ میرے بازوؤں کو قوی اور میری پریشان حالی کی اصلاح اوران کی وجہ سے میری جمعیت میں اضافہ اورمیری مجلس کی رونق دوبالا فرما اوران کی بدولت میرا نام زندہ رکھ اورمیری عدم موجودگی میں انہیں میرا قائم مقام قرار دے اور ان کے وسیلہ سے میری حاجتوں میں میری مدد فرما اورانہیں میرے لیے دوست ، مہربان ، ہمہ تن متوجہ ،ثابت قدم اورفرمانبردار قرار دے ۔ وہ نافرمان ، سر کش ، مخالف وخطا کار نہ ہوں

5. وَأَعِنِّي عَلَى تَرْبِيَتِهِمْ وَتَأْدِيبِهِمْ وَبِرِّهِمْ، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ مَعَهُمْ أَوْلاداً ذُكُوراً، وَاجْعَلْ ذلِكَ خَيْراً لِي وَاجْعَلْهُمْ لِي عَوناً عَلَى مَا سَأَلْتُكَ،

اور ان کی تربیت وتادیب اوران سے اچھے برتاؤ میں میری مدد فرما۔ اوران کے علاوہ بھی مجھے اپنے خزانہ رحمت سے نرینہ اولاد عطا کر اور انہیں ان چیزوں میں جن کا میں طلب گار ہوں میرا مددگار بنا

6. وَأَعِذْنِي وَذُرِّيَّتِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَإِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَأَمَرْتَنَا وَنَهَيْتَنَا وَرَغَّبْتَنَا فِي ثَوَابِ ما أَمَرْتَنَا وَرَهَّبْتَنَا عِقَابَهُ، وَجَعَلْتَ لَنَا عَدُوّاً يَكِيدُنَا، سَلَّطْتَهُ مِنَّا عَلَى مَا لَمْ تُسَلِّطْنَا عَلَيْهِ مِنْهُ، أَسْكَنْتَهُ صُدُورَنَا، وَأَجْرَيْتَهُ مَجَارِيَ دِمَائِنَا، لاَ يَغْفُلُ إنْ غَفَلْنَا، وَلاَ يَنْسَى إنْ نَسِينَا، يُؤْمِنُنَا عِقَابَكَ، وَيَخَوِّفُنَا بِغَيْرِكَ،

اور مجھے اور میری ذریت کو شیطان مردود سے پناہ دے ۔ اس لیے کہ تو نے ہمیں پیدا کیا اورامر ونہی کی اور جو حکم دیا اس کے ثواب کی طرف راغب کیا اور جس سے منع کا اس کے عذاب سے ڈریا۔ اور ہما را ایک دشمن بنایا جو ہم سے مکر کرتا ہے اورجتنا ہماری چیزوں پر اسے تسلط دیا ہے اتنا ہمیں اس کی کسی چیز پر تسلط نہیں دیا۔ اس طرح کہ اسے ہمارے سینوں میں ٹھہرا دیا اورہمارے رگ وپے میں دوڑا دیا ۔ ہم غافل ہو جائیں مگر وہ غافل نہیں ہوتا۔ ہم بھول جائیں مگر وہ نہیں بھولتا۔ وہ ہمیں تیرے عذاب سے مطمئن کرتا اور تیرے علاوہ دوسروں سے ڈراتا ہے

7. إنْ هَمَمْنَا بِفَاحِشَة شَجَّعَنَا عَلَيْهَا، وَإنْ هَمَمْنَا بِعَمَل صَالِح ثَبَّطَنَا عَنْهُ، يَتَعَرَّضُ لَنَا بِالشَّهَوَاتِ، وَيَنْصِبُ لَنَا بِالشُّبُهَاتِ، إنْ وَعَدَنَا كَذَبَنَا وَإنْ مَنَّانا، أَخْلَفَنَا وَالاّ تَصْرِفْ عَنَّا كَيْدَهُ يُضِلَّنَا، وَإلاّ تَقِنَا خَبالَهُ يَسْتَزِلَّنَا.

اگر ہم کسی برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ ہماری ہمت بندھاتا ہے اوراگر کسی عمل خیر کا ارادہ کرتے ہیں توہمیں اس سے باز رکھتا ہے اورگناہوں کی دعوت دیتا ہے اور ہمارے سامنے شبہے کھڑے کر دیتا ہے۔ اگر وعدہ کرتا ہے تو جھوٹا اورامید دلاتا ہے توخلاف ورزی کرتا ہے اگر تو اس کے مکر کو نہ ہٹائے تو وہ ہمیں گمراہ کرکے چھوڑے گا ۔اوراس کے فتنوں سے نہ بچائے تو وہ ہمیں ڈگمگائے گا۔

8. أَللَّهُمَّ فَاقْهَرْ سُلْطَانَهُ عَنَّا بِسُلْطَانِكَ حَتَّى تَحْبِسَهُ عَنَّا بِكَثْرَةِ الدُّعَاءِ لَكَ، فَنُصْبحَ مِنْ كَيْدِهِ فِي الْمَعْصُومِينَ بِكَ.

خدایا! اس کے تسلط کو اپنی قوت وتوانائی کے ذریعہ ہم سے دفع کر دے تاکہ کثرت دعا کے وسیلہ سے اسے ہماری راہ ہی سے ہٹا دے اور ہم اس کی مکاریوں سے محفوظ ہو جائیں ۔

9. أَللَّهُمَّ أَعْطِنِي كُلَّ سُؤْلِي، وَاقْضِ لِي حَوَائِجِي، وَلاَ تَمْنَعْنِي الاجَابَةَ وَقَدْ ضَمِنْتَهَا لِي، وَلا تَحْجُبْ دُعَائِي عَنْكَ وَقَدْ أَمَرْتَنِي بِهِ، وَامْنُنْ عَلَيَّ بِكُلِّ مَا يُصْلِحُنِيْ فِيْ دُنْيَايَ وَآخِرَتِي مَا ذَكَرْتُ مِنْهُ وَمَا نَسِيتُ، أَوْ أَظْهَرتُ أَوْ أَخْفَيْتُ، أَوْ أَعْلَنْتُ أَوْ أَسْرَرْتُ،

اے اللہ ! میری ہر درخواست کو قبول فرما اورمیری حاجتیں برلا اورجب کہ تو نے استجابت دعا کا ذمہ لیا ہے تو میری دعا کو رد نہ کر اور جب کہ تو نے مجھے دعا کا حکم دیا ہے تو میری دعا کو اپنی بارگاہ سے روک نہ دے ۔اورجن چیزوں سے میرا دینی ودنیوی مفاد وابستہ ہے ان کی تکمیل سے مجھ پر احسان فرما۔ جو یاد ہوں اورجو بھول گیا ہوں ، ظاہر کی ہوں ، یا پوشیدہ رہنے دی ہوں ۔ علانیہ طلب کی ہوں یا در پردہ

10. وَاجْعَلْنِي فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ بِسُؤَالِي إِيَّاكَ، الْمُنْجِحِينَ بِالطَّلَبِ إِلَيْكَ، غَيْرِ الْمَمْنُوعِينَ بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ،

ان تمام صورتوں میں اس وجہ سے کہ تجھ سے سوال کیا ہے (نیت و عمل کی) اصلاح کرنے والوں اوراس بنا پر کہ تجھ سے طلب کیا ہے کامیاب ہونے والوں اوراس سبب سے کہ تجھ پر بھروسہ کیا ہے غیر مسترد ہونے والوں میں سے قرار دے

11. الْمُعَوَّدِينَ بِالتَّعَوُّذِ بِكَ، الرَّابِحِينَ فِيالتِّجَارَةِ عَلَيْكَ، الْمُجَارِيْنَ بِعِزِّكَ، الْمُوَسَّعِ عَلَيْهِمُ الرِّزْقُ الْحَلاَلُ مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ بِجُودِكَوَكَرَمِكَ، الْمُعَزِّينَ مِنَ الذُّلِّ بِكَ، وَالْمُجَارِينَ مِن الظُّلْمِ بِعَدْلِكَ، وَالْمُعَافَيْنَ مِنَ الْبَلاَءِ بِرَحْمَتِكَ،وَالْمُغْنَيْنَ مِنَ الْفَقْرِ بِغِنَاكَ، وَالْمَعْصومِينَ مِنَ الذُّنُوبِ وَالزَّلَلِ وَالْخَطَأِ بِتَقْوَاكَ، وَالْمُوَفَّقِينَ لِلْخَيْرِ وَالرُّشْدِ وَالصَّوَابِ بِطَاعَتِكَ، وَالْمُحَالِ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الذُّنُوبِ بِقُدْرَتِكَ، التَّارِكِينَ لِكُلِّ مَعْصِيَتِكَ، السَّاكِنِينَ فِي جِوَارِكَ.

اور(ان لوگوں میں شمار کر) جو تیرے دامن میں پناہ لینے کے خوگر، تجھ سے بیوپار میں فائدہ اٹھانے والے اور تیرے دامن عزت میں پناہ گزین ہیں جنہیں تیرے ہمہ گیر فضل وجود وکرم سے رزق حلال مں فراوانی حاصل ہوئی ہے اور تیری وجہ سے ذلت سے عزت تک پہنچے ہیں اور تیرے عدل و انصاف کے دامن میں ظلم سے پناہ لی ہے اور رحمت کے ذریعہ بلا و مصیبت سے محفوظ ہیں اور تیری بے نیازی کی وجہ سے فقیر سے غنی ہو چکے ہیں اور تیرے تقوے کی وجہ سے گناہوں، لغزشوں اورخطاؤں سے معصوم ہیں اورتیری اطاعت کی وجہ سے خیر ورشد وصواب کی توفیق انہیں حاصل ہے اور تیری قدرت سے ان کے اور گناہوں کے درمیان پردہ حائل ہے اور جو تمام گناہوں سے دست بردار اورتیرے جوار رحمت میں مقیم ہیں

12. أَللّٰهُمَّ أَعْطِنَا جَمِيعَ ذٰلِكَ بِتَوْفِيقِكَ وَرَحْمَتِكَ، وَأَعِذْنَا مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ، وَأَعْطِ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِثْلَ الَّذِي سَأَلْتُكَ لِنَفْسِي وَلِوُلْدِي فِي عَاجِلِ الدُّنْيَا وَآجِلِ الاخِرَةِ، إِنَّكَ قَرِيبٌ مُجِيبٌ سَمِيعٌ عَلِيمٌ عَفُوٌّ غَفُورٌ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ.

بارالہا! اپنی توفیق رحمت سے یہ تمام چیزیں ہمیں عطا فرما۔ اوردوزخ کے آزار سے پناہ دے اور جن چیزوں کا میں نے اپنے لیے اوراپنی اولاد کے لیے سوال کیا ہے ایسی ہی چیزیں تمام مسلمین ومسلمات اورمومنین ومومنات کو دنیا اورآخرت میں مرحمت فرما۔ اس لیے کہ تو نزدیک اور دعا کا قبول کرنے والا ہے، سننے والا اورجاننے والا ہے، معاف کرنے والا اوربخشنے والا اورشفیق ومہربان ہے

13. وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ہمیں دنیا میں نیکی (توفیق عبادت) اورآخرت میں نیکی (بہشت جاوید) عطا کر، اوردوزخ کے عذاب سے بچائے رکھ

دعاء#۳۵: رضائے الٰہی پر خوش رہنے کی دعاء:

1. الْحَمْدُ للهِ رِضىً بِحُكْمِ اللهِ، شَهِدْتُ أَنَّ اللهَ قَسَمَ مَعَايِشَ عِبَادِهِ بِالْعَدْلِ، وَأَخَذَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ بِالْفَضْلِ.

اللہ تعالی کے حکم پر رضا وخوشنودی کی بنا پر اللہ کے لیے حمد وستائش ہے ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے اپنے بندوں کی روزیاں آئین عدل کے مطابق تقسیم کی ہیں ۔اور تمام مخلوقات سے فضل واحسان کا رویہ اختیار کیا ہے ۔

2. أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ، وَلاَ تَفْتِنِّي بِمَا أَعْطَيْتَهُمْ وَلا تَفْتِنْهُمْ بِمَا مَنَعْتَنِي فَأَحْسُدَ خَلْقَكَ، وَأَغْمِطَ حُكْمَكَ.

اے اللہ ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اورمجھے ان چیزوں سے جو دوسروں کو دی ہیں آشفتہ وپریشان نہ ہونے دے کہ میں تیری مخلوق پر حسد کروں اورتیرے فیصلہ کو حقیر سمجھوں .اور جن چیزوں سے مجھے محروم رکھا ہے انہیں دوسروں کے لیے فتنہ وآزمائش نہ بنا دے (کہ وہ ازروئے غرورمجھے بہ نظر حقارت دیکھیں)

4. أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد، وَآلِهِ

اے اللہ ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما

5. وَطَيِّبْ بِقَضَائِكَ نَفْسِي وَوَسِّعْ بِمَوَاقِعِ حُكْمِكَ صَدْرِي وَهَبْ لِي الثِّقَةَ لاُِقِرَّ مَعَهَا بِأَنَّ قَضَاءَكَ لَمْ يَجْرِ إلاَّ بِالْخِيَرَةِ

اور مجھے اپنے فیصلہ قضاء وقدر پر شاداں رکھ اور اپنے مقدرات کی پذیرائی کے لیے میرے سینہ میں وسعت پیدا کر دے اور میرے اندر وہ روح اعتماد پھونک دے کہ میں یہ اقرار کروں کہ تیرا فیصلہ قضا و قدر خیر وبہبودی کے ساتھ نافذ ہوا ہے

6. وَاجْعَلْ شُكْرِي لَكَ عَلَى مَا زَوَيْتَ عَنِّي أَوْفَرَ مِنْ شُكْرِي إيَّاكَ عَلَى مَا خَوَّلْتَنِي

اور ان نعمتوں پر ادائے شکر کی بہ نسبت جو مجھے عطا کی ہیں ان چیزوں پر میرے شکریہ کا کامل وفزوں تر قرار دے جو مجھ سے روک لی ہیں

7. وَاعْصِمْنِي مِن أَنْ أَظُنَّ بِذِي عَدَم خَسَاسَةً،

اور مجھے اس سے محفوظ رکھ کہ میں کسی نادار کو ذلت وحقارت کی نظر سے دیکھوں

8.أَوْ أَظُنَّ بِصَاحِبِ ثَرْوَة فَضْلاً،

یا کسی صاحب ثروت کے بارے میں میں (اس ثروت کی بنا پر) فضلیت وبرتری کا گمان کروں

9. فَإنَّ الشَّرِيفَ مَنْ شَرَّفَتْهُ طَاعَتُكَ، وَالْعَزِيزَ مَنْ أَعَزَّتْهُ عِبَادَتُكَ.

اس لئے کہ صاحب شرف وہ ہے جسے تیری اطاعت نے شرف بخشا ہو اور صاحب عزت وہ ہے جسے تیری عبادت نے عزت وسربلندی دی ہو

10. فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ

اے اللہ محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما

11. وَمَتِّعْنَا بِثَرْوَة لاَ تَنْفَدُ، وَأَيِّدْنَا بِعِزٍّ لاَ يُفْقَدُ وَأَسْرِحْنَا فِي مُلْكِ الاَبَدِ

اور ہمیں ایسی ثروت ودولت سے بہرہ اندوز کرجو ختم ہونے والی نہیں اور ایسی عزت وبزرگی سے ہماری تائید فرما جو زائل ہونے والی نہیں ۔ اور ہمیں ملک جاوداں کی طرف رواں دواں کر

12. إنَّكَ الْوَاحِدُ الاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُواً أَحَدٌ.

بیشک تو یکتا ویگانہ اور ایسا بے نیاز ہے کہ نہ تیری کوئی اولاد ہے اور نہ تو کسی کی اولاد ہے اور نہ تیرا کوئی مثل وہمسر ہے

دعاء#۴۰: امام (ع) کی دعاء جب کسی کی موت کی خبر سنتے یا موت کو یاد کرتے وقت

1. أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ، وَاكْفِنَا طُولَ الامَلِ، وَقَصِّرْهُ عَنَّا بِصِدْقِ الْعَمَلِ حَتَّى لا نُؤَمِّلَ اسْتِتْمَامَ سَاعَة بَعْدَ سَاعَة وَلاَ اسْتِيفَاءَ يَوْم بَعْدَ يَوْم، وَلاَ اتِّصَالَ نَفَس بِنَفَس، وَلا لُحُوقَ قَدَم بِقَدَم.

اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور ہمیں طول طویل امیدوں سے بچائے رکھ اور پر خلوص اعمال کے بجا لانے سے دامن امید کو کوتاہ کر دے تاکہ ہم ایک گھڑی کے بعد دوسری سانس کے آنے اورایک قدم کے بعد دوسرے قدم کے اٹھنے کی آس نہ رکھیں

2. وَسَلِّمْنَا مِنْ غُرُورِهِ، وَآمِنَّا مِنْ شُرُوْرِهِ، وَانْصِبِ الْمَوْتَ بَيْنَ أَيْدِينَا نَصْباً، وَلاَ تَجْعَلْ ذِكْرَنَا لَهُ غِبّاً،

ہمیں فریب آرزو اور فتنہ امید سے محفوظ ومامون رکھ اورموت کو ہمارا نصب العین قرار دے اورکسی دن بھی ہمیں اس کی یاد سے خالی نہ رہنے دے

3. وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ صَالِحِ الاعْمَالِ عَمَلاً نَسْتَبْطِئُ مَعَهُ الْمَصِيرَ إلَيْكَ، وَنحْرِصُ لَهُ عَلَى وَشْكِ اللِّحَاقِ بِكَ حَتَّى يَكُونَ الْمَوْتُ مَأنَسَنَا الَّذِي نَأنَسُ بِهِ، وَمَألَفَنَا الَّذِي نَشْتَاقُ إلَيْهِ، وَحَامَّتَنَا الَّتِي نُحِبُّ الدُّنُوَّ مِنْهَا

اور نیک اعمال میں سے ہمیں ایسے عمل خیر کی توفیق دے جس کے ہوتے ہوئے ہم تیری جانب باز گشت میں دیری محسوس کریں اور جلد سے جلد تیری بارگاہ میں حاضر ہونے کے آرزو مند ہوں ۔ اس حدتک کہ موت ہمارے انس کی منزل ہوجائے جس سے ہم جی لگائیں اور الفت کی جگہ بن جائے جس کے ہم مشتاق ہوں اور ایسی عزیز ہو جس کے قرب کو ہم پسند کریں

4. فَإذَا أَوْرَدْتَهُ عَلَيْنَا، وَأَنْزَلْتَهُ بِنَا فَأَسْعِدْنَا بِهِ زَائِراً، وَآنِسْنَا بِهِ قَادِماً، وَلاَ تُشْقِنَا بِضِيافَتِهِ، وَلا تُخْزِنَا بِزِيارَتِهِ، وَاجْعَلْهُ بَاباً مِنْ أَبْوَابِ مَغْفِرَتِكَ، وَمِفْتَاحاً مِنْ مَفَاتِيحِ رَحْمَتِكَ.

جب تو اسے ہم پر وارد کرے اور ہم پر لا اتارے تو اس کی ملاقات کے ذریعہ ہمیں سعادت مند بنایا اور جب وہ آئے تو ہمیں اس سے مانوس کرنا اوراس کی مہمانی سے ہمیں بد بخت نہ قرار دینا اور نہ اس کی ملاقات سے ہم کو رسوا کرنا۔ اوراسے اپنی مغفرت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اور رحمت کی کنجیوں میں سے ایک کلید قرار دے

5. أَمِتْنَا مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ طَائِعِينَ غَيْرَ مُسْتَكْرِهِينَ تَائِبِينَ غَيْرَ عاصِينَ وَلا مُصِرِّينَ يَا ضَامِنَ جَزَاءِ الْمُحْسِنِينَ، وَمُسْتَصْلِحَ عَمَلِ الْمُفْسِدِينَ.

اورہمیں اس حالت میں موت آئے کہ ہم ہدایت یافتہ ہوں گمراہ نہ ہوں فرمانبردار ہوں اور (موت سے) نفرت کرنے والے نہ ہوں ۔ توبہ گزار ہوں خطا کار اور گناہ پر اصرار کرنے والے نہ ہوں۔ اے نیکو کاروں کے اجر وثواب کا ذمہ لینے والے اور بدکرداروں کے عمل وکردار کی اصلاح کرنے والے۔

دعاء # ۴۴: استقبال ماہ رمضان کی دعا

1. الْحَمْدُ للهِ الَّذِي هَدَانَا لِحَمْدِهِ، وَجَعَلَنَا مِنْ أَهْلِهِ، لِنَكُونَ لاِحْسَانِهِ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَلِيَجْزِيَنَا عَلَى ذلِكَ جَزَآءَ الْمُحْسِنِينَ.

تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنی حمد وسپاس کی طرف ہماری رہنمائی کی اور ہمیں حمد گزاروں میں سے قراردیا تا کہ ہم اس کے احسانات پر شکر کرنے والوں میں محسوب ہوں اور ہمیں اس شکر کے بدلہ میں نیکو کاروں کا اجر دے ۔

2. وَالْحَمْدُ للهِ الَّذِي حَبَانَا بِدِينِهِ، وَاخْتَصَّنَا بِمِلَّتِهِ، وَسَبَّلَنَا فِي سُبُلِ إحْسَانِهِ، لِنَسْلُكَهَا بِمَنِّهِ إلَى رِضْوَانِهِ، حَمْداً يَتَقَبَّلُهُ مِنَّا، وَيَرْضَى بِهِ عَنَّا.

اس اللہ کے لیے حمد ستائش ہے جس نے ہمیں اپنا دین عطا کیا اور اپنی ملت میں سے قرار دے کر امتیاز بخشا اور اپنے لطف واحسان کی راہوں پر چلایا ۔ تاکہ ہم اس کے فضل وکرم سے ان راستوں پر چل کر اس کی خوشنودی تک پہنچیں ۔ ایسی حمد جسے وہ قبول فرمائے اورجس کی وجہ سے ہم سے وہ راضی ہو جائے

3. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ تِلْكَ السُّبُلِ شَهْرَهُ شَهْرَ رَمَضَانَ، شَهْرَ الصِّيَامِ، وَشَهْرَ الاِسْلاَمِ، وَشَهْرَالطَّهُورِ، وَشَهْرَ التَّمْحِيْصِ، وَشَهْرَ الْقِيَامِ، الَّذِي أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدىً لِلنَّاسِ، وَبَيِّنَات مِنَ الْهُدى وَالْفُرْقَانِ،

تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے لطف واحسان کے راستوں میں سے ایک راستہ اپنے مہینہ کو قرار دیا یعنی رمضان کا مہینہ ، صیام کا مہینہ ، اسلام کا مہینہ ، پاکیزگی کا مہینہ ،تصفیہ کا مہینہ ، عبادت وقیام کا مہینہ ۔ وہ مہینہ جس میں قرآن نازل ہوا ۔ جو لوگوں کے لیے رہنما ہے ۔ ہدایت اور حق وباطل کے امتیاز کی روشن صداقیتں رکھتا ہے

4. فَأَبَانَ فَضِيْلَتَهُ عَلَى سَائِرِ الشُّهُورِ بِمَا جَعَلَ لَهُ مِنَ الْحُرُمَاتِ الْمَوْفُورَةِ وَالْفَضَائِلِ الْمَشْهُورَةِ، فَحَرَّمَ فِيْهِ ما أَحَلَّ فِي غَيْرِهِ إعْظَاماً، وَحَجَرَ فِيْهِ الْمَطَاعِمَ وَالْمَشَارِبَ إكْرَاماً، وَجَعَلَ لَهُ وَقْتاً بَيِّناً لاَ يُجِيزُ جَلَّ وَعَزَّ أَنْ يُقَدَّمَ قَبْلَهُ، وَلا يَقْبَلُ أَنْ يُؤَخَّرَ عَنْهُ،

ان فراواں عزتوں اور نمایاں فضیلتوں کی وجہ سے جو اس کے لیے قرار دیں اوراس کی عظمت کے اظہار کے لئے جو چیزیں دوسرے مہینوں میں جائز کی تھیں اس میں حرام کر دیں ۔ اور اس کے احترام کے پیش نظر کھانے پینے کی چیزوں سے منع کر دیا اور ایک واضع زمانہ اس کے لیے معین کر دیا خدائے بزرگ وبرتر یہ اجازت نہیں دیتا کہ اسے اس کے معینہ وقت سے آگے بڑھا دیا جائے اور نہ یہ قبول کرتا ہے کہ اس سے مؤخر کر دیا جائے

5. ثُمَّ فَضَّلَ لَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهِ عَلَى لَيَالِي أَلْفِ شَهْرٍ، وَسَمَّاهَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، تَنَزَّلُ الْمَلائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ، سَلاَمٌ دَائِمُ الْبَرَكَةِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ، عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ بِمَا أَحْكَمَ مِنْ قَضَائِهِ.

پھر یہ کہ اس کی راتوں میں سے ایک رات کو ہزار مہینوں کی راتوں پر فضلیت دی اور اس کا نام شب قدر رکھا۔ اس رات میں فرشتے اور روح القدس ہر اس امر کے ساتھ جو اس کا قطعی فیصلہ ہوتا ہے اس کے بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے نازل ہوتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی کی رات ہے جس کی برکت طلوع فجر تک دائم وبرقرار ہے۔

6. اللّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ، وَأَلْهِمْنَا مَعْرِفَةَ فَضْلِهِ وَإِجْلاَلَ حُرْمَتِهِ وَالتَّحَفُّظَ مِمَّا حَظَرْتَ فِيهِ وَأَعِنَّا عَلَى صِيَامِهِ بِكَفِّ الْجَوَارِحِ عَنْ مَعَاصِيكَ، وَاسْتِعْمَالِهَا فِيهِ بِمَا يُرْضِيكَ حَتَّى لاَ نُصْغِي بِأَسْمَاعِنَا إلَى لَغْو، وَلا نُسْرِعُ بِأَبْصَارِنَا إلَى لَهْو،

اے اللہ ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور ہمیں ہدایت فرما کہ ہم اس مہینہ کے فضل وشرف کو پہچانیں ۔ اس کی عزت وحرمت کو بلند جانیں اوراس میں ان چیزوں سے جن سے تو نے منع کیا ہے اجتناب کریں ۔ اس کے روزے رکھنے میں ہمارے اعضاء کو نافرمانیوں سے روکنے اور ان کاموں میں مصروف رکھنے سے جو تیری خوشنودی کا باعث ہوں ہماری اعانت فرما، تاکہ ہم نہ بیہودہ باتوں کی طرف کان لگائیں ، نہ فضول چیزوں کی طرف بے محابا نگائیں اٹھائیں ،

7. وَحَتَّى لاَ نَبْسُطَ أَيْدِيَنَا إلَى مَحْظُور، وَلاَ نَخْطُوَ بِأَقْدَامِنَا إلَى مَحْجُور، وَحَتَّى لاَ تَعِيَ بُطُونُنَا إلاَّ مَا أَحْلَلْتَ،ولا تَنْطِقَ أَلْسِنَتُنَا إلاَّ بِمَا مَثَّلْتَ ولا نَتَكَلَّفَ إلاَّ ما يُدْنِي مِنْ ثَوَابِكَ، وَلاَ نَتَعَاطَى إلاّ الَّذِي يَقِيْ مِنْ عِقَابِكَ، ثُمَّ خَلِّصْ ذلِكَ كُلَّهُ مِنْ رِئَآءِ الْمُرَائِينَ وَسُمْعَةِ الْمُسْمِعِينَ، لاَ نُشْرِكُ فِيهِ أَحَداً دُونَكَ، وَلا نَبْتَغِيْ فِيهِ مُرَاداً سِوَاكَ.

نہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھائیں نہ امر ممنوع کی طرف پیش قدمی کریں نہ تیری حلال کی ہوئی چیزوں کے علاوہ کسی چیزکو ہمارے شکم قبول کریں اور نہ تیری بیان کی ہوئی باتوں کے سوا ہماری زبانیں گویا ہوں۔ صرف ان چیزوں کے بجا لانے کا بار اٹھائیں جو تیرے ثواب سے قریب کریں اور صرف ان کاموں کو انجام دیں جو تیرے عذاب سے بچا لے جائیں ۔ پھر ان تمام اعمال کو ریاکاروں کی ریاکاری اور شہرت پسندوں کی شہرت پسندی سے پاک کر دے اس طرح کے تیرے علاوہ کسی کو ان میں شریک نہ کریں اور تیرے سوا کسی سے کوئی مطلب نہ رکھیں۔

8. أللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ، وَقِفْنَا فِيْهِ عَلَى مَوَاقِيْتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْس بِحُدُودِهَا الَّتِي حَدَّدْتَ، وَفُرُوضِهَا الَّتِي فَرَضْتَ وَوَظَائِفِهَا الَّتِي وَظَّفْتَ، وَأَوْقَاتِهَا الَّتِي وَقَّتَّ،

اے اللہ ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اس میں نماز ہائے پنجگانہ کے اوقات سے ان حدود کے ساتھ جو تو نے معین کیے ہیں، ان واجبات کے ساتھ جو تو نے عائد کیے ہیں اور ان آداب کے ساتھ جو تو نے قرار دیئے ہیں اور ان لمحات کے ساتھ جو تو نے مقرر کئے ہیں

9. وَأَنْزِلْنَا فِيهَا مَنْزِلَةَ الْمُصِيبِينَ لِمَنَازِلِهَا الْحَافِظِينَ لِأَرْكَانِهَا الْمُؤَدِّينَ لَهَا فِي أَوْقَاتِهَا عَلَى مَا سَنَّهُ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا وَجَمِيعِ فَوَاضِلِهَا عَلَى أَتَمِّ الطَّهُورِ، وَأَسْبَغِهِ وَأَبْيَنِ الْخُشُوعِ وَأَبْلَغِهِ،

آگاہ فرما اور ہمیں ان نمازوں میں ان لوگوں کے مرتبہ پر فائز کر جو ان نمازوں کے درجات عالیہ حاصل کرنے والے، ان کے واجبات کی نگہداشت کرنے والے اور انہیں ان کے اوقات میں اسی طریقہ پر جو تیرے عبد خاص اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع و سجود اور ان کے تمام فضلیت وبرتری کے پہلوؤں میں جاری کیا تھا ، کامل اور پوری پاکیزگی اور نمایاں ومکمل خشوع وفروتنی کے ساتھ ادا کرنے والے ہیں

10. وَوَفِّقْنَا فِيهِ لِأَنْ نَصِلَ أَرْحَامَنَا بِالْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَأَنْ نَتَعَاهَدَ جِيرَانَنَا بِالْإِفْضَالِ وَالْعَطِيَّةِ وَأَنْ نُخَلِّصَ أَمْوَالَنَا مِنَ التَّبِعَاتِ، وَأَنْ نُطَهِّرَهَا بِإِخْرَاجِ الزَّكَوَاتِ، وَأَنْ نُرَاجِعَ مَنْ هَاجَرَنَا وَأَنْ نُنْصِفَ مَنْ ظَلَمَنَا وَأَنْ نُسَالِمَ مَنْ عَادَانَا حَاشَا مَنْ عُودِيَ فِيكَ وَلَكَ، فَإِنَّهُ الْعَدُوُّ الَّذِي لاَ نُوالِيهِ، وَالحِزْبُ الَّذِي لاَ نُصَافِيهِ.

اور ہمیں اس مہینہ میں توفیق دے کہ نیکی واحسان کے ذریعہ عزیزوں کے ساتھ صلہ رحمی اور انعام وبخشش سے ہمسایوں کی خبر گیری کریں اور اپنے اموال کو مظلوموں سے پاک وصاف کریں اورزکوۃ دے کر انہیں پاکیزہ وطیب بنا لیں - اور یہ کہ جو ہم سے علیحدگی اختیار کرے اس کی طرف دست مصالحت بڑھائیں، جو ہم پر ظلم کرے اس سے انصاف برتیں - جو ہم سے دشمنی کرے اس سے صلح وصفائی کریں ، سوائے اس کے جس سے تیرے لیے اور تیری خاطر دشمنی کی گئی ہو - کیونکہ وہ ایسا دشمن ہے جسے ہم دوست نہیں رکھ سکتے اور ایسے گروہ کا (فرد) ہے جس سے ہم صاف نہیں ہو سکتے

11. وَأَنْ نَتَقَرَّبَ إِلَيْكَ فِيهِ مِنَ الأَعْمَالِ الزَّاكِيَةِ بِمَا تُطَهِّرُنا بِهِ مِنَ الذُّنُوبِ، وَتَعْصِمُنَا فِيهِ مِمَّا نَسْتَأْنِفُ مِنَ الْعُيُوبِ، حَتَّى لا يُورِدَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ مَلاَئِكَتِكَ إلاّ دُونَ مَا نُورِدُ مِنْ أَبْوَابِ الطَّاعَةِ لَكَ، وَأَنْوَاعِ الْقُرْبَةِ إِلَيْكَ.

اور ہمیں اس مہینہ میں ایسے پاک وپاکیزہ اعمال کے وسیلہ سے تقرب حاصل کرنے کی توفیق دے جن کے ذریعہ تو ہمیں گناہوں سے پاک کر دے اور از سر نو برائیوں کے ارتکاب سے بچالے جائے، یہاں تک کہ فرشتے تیری بارگاہ میں جو اعمال نامے پیش کریں وہ ہماری ہر قسم کی اطاعتوں اور ہر نوع کی عبادت کے مقابلہ میں سبک ہوں

12. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الشَّهْرِ، وَبِحَقِّ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيهِ مِنِ ابْتِدَائِهِ إِلَى وَقْتِ فَنَائِهِ مِنْ مَلَكٍ قَرَّبْتَهُ أَوْ نَبِيٍّ أَرْسَلْتَهُ أَوْ عَبْدٍ صَالِحٍ اخْتَصَصْتَهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَهِّلْنَا فِيهِ لِمَا وَعَدْتَ

أَوْلِيَاءَكَ مِنْ كَرَامَتِكَ، وَأَوْجِبْ لَنَا فِيهِ مَا أَوْجَبْتَ لاِهْلِ الْمُبَالَغَةِ فِي طَاعَتِكَ، وَاجْعَلْنَا فِي نَظْمِ مَنِ اسْتَحَقَّ الرَّفِيْعَ الاعْلَى بِرَحْمَتِكَ.

اے اللہ ! میں تجھ سے اس مہینہ کے حق وحرمت اور نیز ان لوگوں کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جنہوں نے اس مہینہ میں شروع سے لے کر اس کے ختم ہونے تک تیری عبادت کی ہو وہ مقرب بارگاہ فرشتہ ہو یا نبی مرسل یا کوئی مرد صالح وبرگزیدہ کہ تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائے اور جس عزت وکرامت کا تو نے اپنے دوستوں سے وعدہ کیا ہے اس کا ہمیں اہل بنا اورجو انتہائی اطاعت کرنے والوں کے لیے تو نے اجر مقرر کیا ہے وہ ہمارے لیے بھی مقرر فرما اور ہمیں اپنی رحمت سے ان لوگوں میں شامل کر جنہوں نے بلند ترین مرتبہ کا استحقاق پیدا کیا

13. اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ، وَجَنِّبْنَا الالْحَادَ فِي تَوْحِيدِكَ وَالتَّقْصِيرَ فِي تَمْجِيدِكَ وَالشَّكَّ فِي دِينِكَ وَالْعَمَى عَنْ سَبِيْلِكَ وَالاغْفَالَ لِحُرْمَتِكَ، وَالانْخِدَاعَ لِعَدُوِّكَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

اے اللہ ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور ہمیں اس چیز سے بچائے رکھ کہ ہم توحید میں کج اندیشی ، تیری تمجید وبزرگی میں کوتاہی ، تیرے دین میں شک ، تیرے راستہ میں بے راہروی اور تیری حرمت سے لا پرواہی کریں اور تیرے دشمن شیطان مردود سے فریب خوردگی کا شکار ہوں۔

14. اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ وَإذَا كَانَ لَكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَة مِنْ لَيَالِيْ شَهْرِنَا هَذَا رِقَابٌ يُعْتِقُهَا عَفْوُكَ أَوْ يَهَبُهَاصَفْحُكَ فَاجْعَلْ رِقَابَنَا مِنْ تِلْكَ الرِّقَابِ وَاجْعَلْنَا لِشَهْرِنَا مِنْ خَيْرِ أَهْل وَأَصْحَاب.

اے اللہ ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور جب کہ اس مہینے کی راتوں میں ہر رات میں تیرے کچھ ایسے بندے ہوتے ہیں جنھیں تیرا عفووکرم آزاد کرتا ہے یا تیری بخشش و درگزر انہیں بخش دیتی ہے تو ہمیں بھی انہی بندوں میں داخل کر اور اس مہینہ کے بہترین اہل واصحاب میں قرار دے

15. اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ وَامْحَقْ ذُنُوبَنَا مَعَ امِّحَاقِ هِلاَلِهِ وَاسْلَخْ عَنَّا تَبِعَاتِنَا مَعَ انْسِلاَخِ أَيَّامِهِ حَتَّى يَنْقَضِي عَنَّا وَقَدْ صَفَّيْتَنَا فِيهِ مِنَ الْخَطِيئاتِ، وَأَخْلَصْتَنَا فِيهِ مِنَ السَّيِّئاتِ.

۔اے اللہ ! محمد اور ا ن کی آل پر رحمت نازل فرما اور اس کے چاند کے گھٹنے کے ساتھ ہمارے گناہوں کو بھی محو کر دے اورجب اس کے دن ختم ہونے پر آئیں تو ہمارے گناہوں کا وبال ہم سے دور کر دے تا کہ یہ مہینہ اس طرح تمام ہو کہ تو ہمیں خطاؤں سے پاک اور گناہوں سے بری کر چکا ہو

16. اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ، وَإِنْ مِلْنَا فِيهِ فَعَدِّلْنا، وَإِنْ زِغْنَا فِيهِ فَقَوِّمْنَا، وَإِنِ اشْتَمَلَ عَلَيْنَا عَدُوُّكَ الشَّيْطَانُ فَاسْتَنْقِذْنَا مِنْهُ.

اے اللہ ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور اس مہینہ میں اگر ہم حق سے منہ موڑیں تو ہمیں سیدھے راستہ پر لگا دے اور کجروی اختیار کریں تو ہماری اصلاح ودرستگی فرما اور اگر تیرا دشمن شیطان ہمارے گرد احاطہ کرے تو اس کے پنجے سے چھڑا لے

17. أَللّهُمَّ اشْحَنْهُ بِعِبَادَتِنَا إِيَّاكَ، وَزَيِّنْ أَوْقَاتَهُ بِطَاعَتِنَا لَكَ، وَأَعِنَّا فِي نَهَارِهِ عَلَى صِيَامِهِ، وَفِي لَيْلِهِ عَلَى الصَّلاَةِ وَالتَّضَرُّعِ إلَيْكَ وَالْخُشُوعِ لَكَ، وَالذِّلَّةِ بَيْنَ يَدَيْكَ حَتَّى لا يَشْهَدَ نَهَارُهُ عَلَيْنَا بِغَفْلَة، وَلا لَيْلُهُ بِتَفْرِيط.

بارالہا! اس مہینہ کا دامن ہماری عبادتوں سے جو تیرے لئے بجا لائی گئی ہوں بھر دے اور اس کے لمحات کو ہماری اطاعتوں سے سجا دے اور اس کے دنوں میں روزے رکھنے اور اس کی راتوں میں نمازیں پڑھنے، تیرے حضور گڑگڑانے، تیرے سامنے وعجز والحاح کرنے اور تیرے رو برو ذلت وخواری کا مظاہرہ کرنے ان سب میں ہماری مدد فرما۔ تاکہ اس کے دن ہمارے خلاف غفلت کی اور اس کی راتیں کوتاہی وتقصیر کی گواہی نہ دیں

18. أللَّهُمَّ وَاجْعَلْنَا فِي سَائِرِ الشُّهُورِ وَالأيَّامِ كَذلِكَ مَا عَمَّرْتَنَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ يَرِثُونَالْفِرْدَوْسَ، هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ، وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ، وَمِنَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ.

۔ اے اللہ ! تمام مہینوں اور دنوں میں جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ایسا ہی قرار دے اور ہمیں ان بندوں میں شامل فرما جو فردوس بریں کی زندگی کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وارث ہوں گے ۔ اور وہ کہ جو کچھ وہ خدا کی راہ میں دے سکتے ہیں دیتے ہیں پھر بھی ان کے دلوں کو یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ انہیں اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانا ہے اوران لوگوں میں سے جو نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور وہی تو لوگ ہیں جو بھلائیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں

19. أللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّد وَآلِهِ، فِي كُلِّ وَقْت وَكُلِّ أَوَان وَعَلَى كُلِّ حَال عَدَدَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى مَنْ صَلَّيْتَعَلَيْهِ، وَأَضْعَافَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِالاضْعافِ الَّتِي لا يُحْصِيهَا غَيْرُكَ، إنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تُرِيدُ.

اے اللہ ! محمد اور ان کی آل پر ہر وقت اور ہر گھڑی اور ہر حال میں اس قدر رحمت نازل فرما جتنی تو نے کسی پر نازل کی ہو اوران سب رحمتوں سے دوگنی چوگنی کہ جسے تیرے علاوہ کوئی شمار نہ کرسکے ۔ بیشک تو جو چاہتا ہے وہی کرنے والا ہے

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) ے نور مبارک کی خلقت

بسندِ معتبر منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے لوگوں نے پوچھا کہ قبل اس کے کہ حق تعالےٰ آسمان و زمین اور روشنی و تاریکی کو پیدا کرے، آپ حضرات کہاں تھے۔ حضرتؑ نے فرمایا عرش کے گرد ہم نور کے چند اجسام تھے، اور خدا کی حمد کیا کرتے تھے پچیس ہزار سال قبل اس کے کہ خدا نے آسمان و زمین و روشنی و تاریکی خلق فرمائے جب خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا، ہم کو اُن کے صلب میں جگہ دی اور ہمیشہ پاک صلب سے پاکیزہ رحم میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

متعدد طریق سے عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ حضرت سرورِ کائناتؐ نے فرمایا کہ خدا نے آدمؑ کی خلقت سے بارہ ہزار سال پہلے مجھ کو اور علیؑ کو زیر عرش ایک نور سے پیدا کیا جب آدمؑ کو خلق فرمایا، اس نور کو اُن کے صلب میں قرار دیا۔ پھر وہ نور ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ہم دونوں صلب عبداللہ و ابو طالب میں علیحدہ علیحدہ ہوئے۔

بسندِ معتبر امام حسن صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت سرورِ کائنات نے فرمایا کہ بہشت فردوس میں ایک چشمہ ہے شہد سے زیادہ شیریں، مسکہ سے زیادہ نرم، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار۔ اُس میں ایک قسم کی مٹی ہے جس سے خدا نے ہم کو اور ہمارے شیعوں کو پیدا کیا ہے۔ جو اُس طینت سے نہیں خلق ہوا وہ نہ ہم سے ہے نہ ہمارا شیعہ ہے۔ اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ میں نے اپنے جدِ بزرگوار حضرت رسول صلعم سے سُنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں خدا کے نور سے پیدا ہوا ہوں، اور میرے اہلبیتؑ میرے نور سے خلق ہوئے ہیں اور محبانِ اہلبیتؑ اُن کے نور سے پیدا ہوئے۔ ان کے علاوہ تمام لوگ آتشِ جہنم سے ہیں۔

بسندِ معتبر ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسولؐ سے تفسیرِ قولِ حق تعالیٰ دریافت کی جو خدا نے شیطان لعؔ سے خطاب فرمایا ہے جبکہ اُس نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا: اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ (پ ۲۳، آیت ۷۵ سورہ ص) یعنی کیا تو نے غرور کیا

یا بلند مرتبہ لوگوں میں سے ہو گیا۔ پُوچھا کہ وُہ بلند مرتبہ لوگ کون ہیں جو فرشتوں سے بھی بلند تر ہیں۔؟ حضرت سرورِ کائنات نے فرمایا کہ میں، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سراپردہ عرش میں تھے اور خُدا کی تسبیح کرتے تھے۔ ملائکہ ہماری تسبیح سُنکر تسبیح کرتے تھے۔ دو ہزار سال قبل اس کے کہ خُدا آدمؑ کو خلق فرماتے۔ جب خدا نے آدمؑ کو خلق فرمایا تو فرشتوں کو ان کے سجدہ کا حکم دیا۔ لیکن ہم کو سجدہ کا حکم نہ تھا۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس لعؔ نے انکار کیا۔ اس وقت خُدا نے اس سے فرمایا کہ تو نے سجدہ کرنے سے تکبّر کیا یا بلند مرتبہ لوگوں میں سے تو بھی ہو گیا۔ یعنی اُن پانچ بزرگواروں میں سے جن کے نام سراپردہ عرش میں تحریر ہیں۔

حضرت رسالت مآب کے آبائے عظام اور اجداد کرام

سے لے کر آنحضرتؐ کے والدین تک سب مسلمان تھے اور آنحضرتؐ کا نور کسی مشرک کے صلب اور کسی مشرکہ کے رحم میں قرار نہیں پایا۔ آنحضرتؐ کے اور آپؐ کے باپ دادا اور ماؤں کے نسب میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔ اور خاصہ وعامہ کے طریقہ سے متواتر حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں بلکہ احادیث متواترہ سے ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ کے آباؤ اجداد سب کے سب انبیاؑ و اوصیا اور حاملانِ دینِ خُدا رہے ہیں۔

حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واللہ نہ میرے باپ نے بتوں کی پرستش کی، نہ میرے دادا عبدالمطلب نے نہ میرے جد بزرگ جناب ہاشمؑ نے۔ نہ عبدمناف نے۔ بلکہ وُہ لوگ کعبہ کی جانب رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے، اور دینِ ابراہیمؑ پر قائم تھے اور آنحضرتؐ کے دین سے متمسک رہے۔

تیس سال پہلے حجرت ابو طالب کا فاطمہ بنت اسد کو خوشخبری دینا۔

شیخ کلینی نے بسندِ معتبر اُنہی حضرت سے روایت کی ہے کہ بوقتِ ولادتِ آنحضرتؐ فاطمہؑ بنت اسد جناب آمنہؓ کے پاس موجود تھیں تو ایک نے دُوسری سے کہا کہ جو کچھ مَیں دیکھتی ہوں تم بھی دیکھ رہی ہو وُہ بولیں کیا دیکھ رہی ہو؟ کہا یہ نُور جو چمک رہا ہے اور تمام مشرق و مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔ اسی اثناءٔ میں حضرت ابو طالبؑ آئے اور بولے کیا تعجب کی بات ہے تو فاطمہؑ بنت اسد نے اس نور کا ذکر کیا حضرت ابو طالبؑ نے فرمایا کیا چاہتی ہو کہ تم کو خوشخبری دُوں وُہ بولیں ضرور فرمائیے۔ ابو طالبؑ نے کہا کہ تم سے بھی ایک لڑکا پیدا ہو گا جو اس کا وصی ہو گا۔

حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واللہ نہ میرے باپ

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کا اخلاق، اطوار، عادات، سیرت

ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ پیغمبرؐ خدا زمین پر بیٹھتے، زمین پر کھانا کھاتے، گوسفند کو اپنے ہاتھ سے باندھتے۔ اور اگر کوئی غلام نانِ جو کی دعوت کرتا تو اس کی دعوت اپنے گھر پر قبول فرما لیتے۔ دوسری حدیث معتبر میں حضرت موسٰی بن جعفر علیہما السّلام سے منقول ہے کہ جناب امیرؑ فرماتے تھے کہ کسی نے جناب رسولِ خداؐ کا شکر ادا نہ کیا باوجودیکہ آپؐ کا لطف وکرم و احسان قرشی، غیر قرشی، عرب اور عجم ہر ایک پر ہے اور خلق پر کس کا حقِ نعمت آنحضرتؐ کے حق سے زیادہ ہو سکتا ہے۔ اور ہم آنحضرتؐ کے اہلبیتؑ بھی اسیطرح ہیں کہ کسی نے ہمارے احسانات کا بھی حق ادا نہ کیا۔ اور نیک مومنین بھی ہر چند عام لوگوں پر احسان کرتے ہیں اور ان کے احسانات کا شکر بھی کوئی نہیں ادا کرتا۔

نکاح کی اہمیت:۔

حدیث معتبر میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ جبریلؑ آنحضرتؐ پر نازل ہوئے اور کہا یا رسولؐ اللہ خدا آپؐ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ باکرہ لڑکیاں درخت میں پھل کے مانند ہیں۔ جب پھل پختہ ہو جاتا ہے تو اس کو درخت سے توڑ لینا چاہیئے ورنہ دُھوپ سے وُہ خراب اور بیکار ہو جاتا ہے، ہوا اس کو متغیر کر دیتی ہے۔ اسیطرح جب باکرہ لڑکیاں بالغ ہو جاتی ہیں تو اُن کا علاج نکاح کر دینا ہے ورنہ اُن کے فتنہ سے مطمئن نہ ہونا چاہیئے۔ یہ سُنکر حضرتؐ نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر

پر تشریف لے گئے اور خدا کا یہ پیغام بیان فرمایا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اُن کو کس کے ساتھ تزویج کریں فرمایا اُن کے ساتھ جو ان کے کفو ہوں۔ اور مومنین آپس میں ایک دوسرے کے کفو ہیں اور منبر سے نیچے تشریف نہ لائے یہاںتک کہ اپنے چچا زبیر کی بیٹی کا نکاح مقدادؓ سے کر دیا اور فرمایا لوگو میں نے اپنے چچا کی لڑکی کا نکاح مقدادؓ سے اس لیئے کر دیا تاکہ امرِ نکاح پست ہو جائے اور تم سمجھو کہ بیٹی دینے میں حسب و نسب کی رعایت نہ کرنا چاہیئے۔

حضرت (ص) کہ ہر ایک کی دلداری مطلوب رہتی:۔

بسندِ معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس کچھ مال آیا آپؐ نے تقسیم فرما دیا مگر تمام اہلِ صفہ کو نہیں پہنچا۔ اُن میں کسی کو ملا کسی کو نہیں ملا لہٰذا حضرتؐ کو رنج ہؤا کہ جن لوگوں کو نہیں ملا ہے اُن کا دل دُکھے گا۔ لہٰذا آپؐ اُن کے پاس آئے اور فرمایا اے اہل صفہ میں تم سے اور خدا سے عذر خواہ ہوں میرے واسطے جو مال لایا گیا تھا میں چاہتا تھا وُہ تم سب تک پہنچاؤں لیکن وُہ کافی نہ تھا لہٰذا میں نے خاص طور سے اُن لوگوں کو دے دیا جو بہت زیادہ محتاج و پریشان تھے۔

آپ (ص) کی عبادت:۔

منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میرے باپ ماں میرے جد جناب رسولؐ خدا پر فدا ہوں کہ خدا کے نزدیک اس قرب و منزلت اور اُن وعدوں کے باوجود جو خدا نے اُن سے عظمت و بزرگی کے کیئے تھے حضرتؐ عبادت میں اہتمام و کاوش ترک نہ کرتے تھے یہاںتک کہ آپؐ کی پنڈلیاں سُوج جاتی تھیں اور پیروں پہ ورم آجاتا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یا حضرتؐ آپ اپنے کو اس قدر کیوں مشقت میں ڈالتے ہیں باوجودیکہ خدا نے آپؐ کے گزشتہ اور آیندہ گناہ بخش دیئے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

آپ (ص) کا اصحاب کے ساتھ برتاؤ اور وعدہ کی پابندی:۔

ابی الحمیسا سے منقول ہے وُہ کہتے ہیں کہ بعثت سے پہلے میں نے آنحضرتؐ سے ایک معاملہ کیا اور ایک مقام پر ملنے کا وعدہ فرمایا۔ لیکن میں بھُول گیا اور وہاں نہ پہنچا۔ تیسرے روز جب وہاں گیا تو حضرتؐ اپنے وعدہ کے مطابق وہاں تین روز سے موجود تھے۔ اور جریر بن عبد اللہ سے منقول ہے وُہ ایک روز حضرتؐ کی خدمت میں گئے۔ مکان لوگوں سے بھرا ہؤا تھا جگہ نہ تھی۔ وُہ دروازہ کے باہر بیٹھ گئے حضرتؐ نے اپنا کرتہ اُن کو دے دیا کہ اس کو بچھا کر بیٹھ جائیں۔ انہوں نے اس کو لے کر جسم پر ملا اور بوسہ دیا۔ جناب سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہؤا حضرتؐ ایک تکیہ پر سہارا کیئے ہوئے تھے۔ آپؐ نے میری طرف وُہ تکیہ بڑھا کر فرمایا کہ جو مسلمان اپنے برادرِ مسلم سے ملنے آئے اور وُہ اس کے احترام و تعظیم کے لیئے تکیہ پیش کرے تو اس کو خدا بخش دیتا ہے۔

(Hayaat ul quloob Vol 2)

بیبی خدیجہ (سلام اللہ علیہا)

عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والیں

احادیث متواترہ میں عامہ وخاصہ کے طریقوں سے منقول ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے جو ایمان لایا وُہ علی بن ابی طالبؑ تھے، اور عورتوں میں جناب خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تھیں۔ دوسری متواتر خبروں میں وارد ہوا ہے کہ جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ بہترین زنانِ بہشت چار عورتیں ہیں۔ خدیجہؑ بنت خویلد فاطمہؑ بنت محمدؐ صلوات اللہ علیہم، مریمؑ دختر عمران اور آسیہؑ دختر مزاحم زوجہ فرعونؑ۔

جبرءیلؑ کا اپنی اور خدا کی طرف سے تحفہ سلام پیش کرنا

دوسری حدیث موثق میں اُنہی حضرتؑ سے منقول ہے کہ جب جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رحلت فرمائی فاطمہؑ اپنے پدر بزرگوار کے گرد گھومتی تھیں اور پوچھتی تھیں کہ بابا جان میری ماں کہاں ہیں اُس وقت جبریلؑ نازل ہوئے اور عرض کی آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ فاطمہ کو میرا سلام پہنچا دو اور کہہ دو کہ تمہاری ماں ایسے مکان میں ہے جس کی چھت سونے کی ہے اس کی بنیادوں کی جگہ پر یاقوت سُرخ کے کھمبے ہیں اور وہ مکان آسیہؑ و مریمؑ کے مکانوں کے درمیان ہے۔

بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب مجھ کو جبریلؑ معراج میں آسمانوں پر لے گئے اور مَیں واپس آیا تو جبریلؑ سے پُوچھا کہ تمہاری کوئی حاجت ہے عرض کی یہ ہے کہ خدیجہؑ کو خدا کی جانب سے اور میری طرف سے سلام کہہ دیجئے گا۔ آنحضرتؐ نے جب ان کو جبریلؑ کا سلام پہنچا دیا تو وُہ بولیں کہ خدا سلامتی کا مالک ہے سلامتی اُسی کے سبب سے اور اُسی کی طرف سے ہے اور جبریلؑ پر سلامتی ہو۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ جب کبھی جبریلؑ نازل ہوتے اور خدیجہؑ وہاں موجود نہ ہوتیں تو اُن کو سلام کہلاتے تھے۔

(حیاط القلوب - جلد ۲)

القاب

- اُس جاہلیت کے زمانے میں پاکدامن عورتیں بہت کم تھیں لیکن جناب خدیجہ ایک باکردارخاتون تھیں۔ شرافت و طہارت جیسی خوبیوں کی مالکہ تھیں، اس لیے ان کو **طاہرہ** بھی کہا جاتا ہے۔

- دعائے ندبہ میں جناب خدیجہ کو "خدیجہ غرا" کے طور پر یاد کیا گیا ہے۔ غرا کے **معنی ذہین، بہترین اور شاندار** کے ہیں۔

پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) کا جنابِ خدیجہؑ کو یاد کرنا

پیغمبرِ خدا(صلی اللہ علیہ وآلہ) نے جناب خدیجہ کے بعد تقریباً بارہ سال سے تھوڑی زیادہ زندگی پائی۔ آپ اس مدت میں ہمیشہ جنابِ خدیجہ کو یاد کرتے رہتے اور اپنی اس عظیم شریکِ حیات کی محبت اور قربانی سے بھرپور یادوں کو دہراتے رہتے۔ بعض اوقات شدتِ جذبات سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی آنکھوں سے آنسو گرنا شروع ہوجاتے۔

ایک روز رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ) اپنی دیگر ازواج کے پاس بیٹھے تھے کہ باتوں باتوں میں جنابِ خدیجہ کا ذکر بھی آگیا۔ آپ اتنے غمگین ہو گئے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو گر پڑے۔ عائشہ نے فوراً کہا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ ایک بوڑھی عورت خدیجہ کے لیے رو رہے ہیں جو اولاد اسد سے ہے؟ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے عائشہ کو یوں جواب دیا کہ خدیجہ وہ ہے جس نے "اس وقت میری تصدیق کی جب تم سب نے میری تکذیب کی، وہ اس وقت ایمان لائی جب تم سب نے انکار کیا، اس نے فرزند پیدا کیا جبکہ تم سب اس سے عاجز تھیں '

وفات

جتنی مدت بنی ھاشم شعب ابو طالب میں محاصرے میں رہے، یہ تمام وقت موسمِ گرم و سرما اور لباس و خوراک کے اعتبار سے سختی میں رہے۔ حقیقت میں وہ قید تھے اور تمام مشکلات کا بڑے صبر و تحمل سے مقابلہ کر رہے تھے۔ اس لیے جب محاصرہ ختم ہوا تو صرف دو ماہ کی قلیل مدت میں حضرت ابو طالبؑ اور جناب خدیجہ انتقال کرگئے بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ شہید ہو گئے۔

معتبر روایات کے مطابق جنابِ خدیجہ نے دس رمضان المبارک، بعثت کے دسویں سال اس جہانِ فانی سے رحلت فرمائی۔ تھوڑے ہی عرصے میں پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ) کے دو بہترین دوست اور ہمدرد حضرت ابو طالبؑ اور جناب خدیجہ اٹھ گئے۔ ان کی جدائی آپ کے لیے بڑی سخت تھی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ) بہت غمگین اور پریشان ہوئے۔ اس لئے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ) نے اس سال کو ؛عام الحزن؛ قرار دیا۔

Ref:Ummul Momineen Khadijatul Kubra (Muhammad Muhammadi Ishtihardi)

جناب فاطمہ علیہ السلام کیلئے طعام جنّت کا آنا

تفسیر عیاشی میں حضرت ابو جعفرامام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ (س) اور حضرت علی علیہ السلام نے گھر کے کام آپس میں تقسیم کر لیے تھے۔

چنانچہ حضرت فاطمہ علیہ السلام نے اندرون خانہ کے کام "آٹا تیار کرنا' اسے گوندھنا،روٹی پکانا اور گھر کو صاف ستھرا رکھنا اپنے ذمہ لیا تھا اور حضرت علی علیہ السلام نے باہر کے کام ،اناج مہیّا کرنا، ایندھن جمع کرنا وغیرہ اپنے ذمّہ لیا تھا۔

ایک روز حضرت علی علیہ السلام نے جناب فاطمہ زہرا علیہ السلام سے پوچھا'آج تمہارے پاس کھانے کے لیے کیا ہے ؟ انھوں نے کہا'اس ذات کی قسم جس نے آپ کے حق کو کو بلند کیا ہے'میرے گھر میں تین روز سے کچھ نہیں ہے جو کچھ تھا وہ آپ کے سامنے حاضر کرتی رہی۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا' پھر تم نے مجھ سے کیوں نہیں کہا۔حضرت فاطمہ زہرا علیہ السلام نے فرمایا'مجھے میرے پدر بزرگوار نے منع فرمایا ہے کہ آپ ے کسی چیز کا سوال کروں' اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بیٹی اگرتیرا ابن عم کچھ گھر میں لائے تو لے لینا اور نہ اس سے کچھ نہ مانگنا۔

یہ جواب سن کر حضرت علی علیہ السلام گھرسے باہر تشریف لے گئے اور کسی سے ایک دنیار قرض لیا۔ابھی واپس گھر بھی نہ پہونچے تھے کہ راستے میں مقداد سے ملاقات ہوگئ۔

آپ نے دریافت فرمایا' اے مقداد! خیریت تو ہے' اس وقت تم گھر سے کیسے نکلے؟ انھوں نے جواب دیا' اے امیر المومنین علیہ السلام ! اس ذات کی قسم جس نے آپکو عظیم المرتبت بنایا' میں اس شدید بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلا ہوں۔

روای کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا اس وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے ؟آپ ے فرمایا' ہاں اس وقت آنحضرتؐزندہ تھے۔

بہرحال حضرت علی علیہ السلام نے مقداد سے فرمایا' میں بھی اسی وجہ سے گھرسے آیا ہوں تاکہ کچھ آزوقہ مہیّا کر کے گھر میں لے جاؤں۔مجھے ایک دینار قرض مل گیا ہے'مگر تم اسے لے جاؤ اور اپنی ضرورت پوری کرو۔

حضرت علی علیہ السلام مقداد کو دینار دیکر گھر تشریف لائے۔ دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اورحضرت فاطمہ علیہ السلام نماز مشغول ہیں اور ان دونوں کے درمیان کوئی چیز سر پوش سے ڈھکی ہوئی رکھی ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر فاطمہ علیہ السلام نے سرپوش ہٹا کر دیکھا تو ایک طبق میں گوشت ار روٹی رکھی ہوئی تھی۔

حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا' اے بنت رسولؐ! یہ طعام تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے ؟

حضرت فاطمہ علیہ السلام نے فرمایا" هُوَ مِن عِندَ اللہ اِنَّ اللہ يَرزُقُ مَن يَّشَآء بِغَيرِ حِسَاب" - (یہ اللہ نے بھیجا ہے اور اللہ(تو) جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے -

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اے علی علیہ السلام! میں تمہاری اور فاطمہ علیہ السلام کی مثال بیان کروں؟ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا' جی ہاں' بیان فرمایئے۔
آنحضرتؐ نے فرمایا' تمہاری مثال زکریا علیہ السلام جیسی ہے جس وقت وہ حضرت مریم علیہ السلام کے پاس محراب میں داخل ہوتے تھے اور ان کے پاس کھانا دیکھتے تو کہتے تھے:اے مریم علیہا السلام! یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ وہ فرماتیں: یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے اور اللہ تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔
العرض پھر سب نے اس طبق سے ایک ماہ تک کھانا کھایا' اور یہی وہ طبق ہے جس سے حضرت قائم آل محمدؐ کھانا تناول فرمائیں گے' وہ طبق ہمارے پاس اب بھی موجود ہے۔(تفسیر عیاشی)[1]

بیبی زہرا سلام اللہ علیہا ،قران

شان نزول آیت:۔

قاضی ابو محمد کرخی نے اپنی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہ السلام کا بیان ہے کہ یہ آیت:
"وَلاَ تَجعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَينَكُم كَدُعَاءِ بَعضِكُم بَعضًا" (سورہ نور آیت ۲۳) ترجمہ: (اور رسولؐ کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کا بلانا نہ سمجھو)
"کیونکہ رسولؐ کا بلانا اللہ کا بلانا ہے اور تم رسولؐ کو اس طرح نہ بلایا کرو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو"۔
تفسیر برہان میں ہے' جناب فاطمہ علیہ السلام فرماتی ہے کہ جب میرے آقا وسید میرے ابن عم حضرت علی علیہ السلام نے یہ آیت کی تلاوت کی (تو میں ڈری) اور جب میں اس کے بعد اپنے بابا کی خدمت میں گئ تو بابا جان کہہ کر پکارنے کے بجائے یا رسول اللہؐ! کہہ کر پکارا۔ آپ (ص) نے ایک دو دفعہ تو کچھ نہ کہا لیکن اس کے بعد فرمایا' اے فاطمہ علیہ السلام ! یہ آیت نہ تمہارے لیے نازل ہوئی ہے نہ تمہاری ذریت اور نہ تمہارے گھر والوں کے لیے (اس لیے تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں) بلکہ یہ آیت تو بد مزاج اور بد تہذیب عربوں کے لیے نازل ہوئی ہے۔
لہذا اے بیٹی ! تم مجھے بابا کہہ کر ہی پکارا کرو۔ فانہ احیاء للقلب و ارضی الرّب(اس لیے کہ یہ میرے لیے سب سے زیادہ دل کو خوش کرنیے والا اور سب سے زیادہ رضائے ربّ کا باعث ہے)۔

لَیلَۃُ القَدر کی تفسیر:۔

سہل بن احمد دینوری نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کے آپ نے ارشاد فرمایا کہ سورہ "اِنَّا اَنزَ لنٰهُ فِي لَيلَةُ القَدرِ" میں لیلۃ سے مراد جناب حضرت فاطمہ زہرا علیہ السلام ہیں اور قدر

[1] خاندان عصمت.سید مہمد تقی واردی

سے مراد اللہ ہے۔ پس جس نے جناب فاطمہ زہرا علیہ السلام کو جو حق پہچاننے کا ہے پہچان لیا تو در حقیقت اس نے لَیلَۃُ القَدرِ کا مفہوم سمجھ لیا' اور جناب فاطمہ علیہ السلامکو فاطمہ اس لیے کہا جاتاہے کہ لوگ ان کی حقیقی معرفت سے دور ہیں۔
(تفسیر فرات ابن ابراہیم)

فرشتوں سے ہمکلامی:۔

علل الشرائع میں مرقوم ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہ السلام کا نام محدّثہ اس لیے رکھا گیاکہ آسمان سے فرشتے نازل ہو کر آپ کو بھی اسی طرح پکارتے تھے جس طرح حضرت مریم علیہ السلام بنت عمران کو پکارتے تھے۔ وہ کہتے تھے۔ اے فاطمہ زہرا علیہ! اِنَّ اللّٰہَ اصطَفٰکِ وَطَہَّرَکِ وَاصطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ العٰلَمِینَ۔ (اللہ نے تمہیں منتخب فرمایا اور پاک رکھا اور عالمین کی تمام عورتوں میں منتخب کیا۔) (آل عمران:42)

اے فاطمہ ! اقنُتِی لِرَبِّکِ وَاسجُدِی وَارکَعِی مَعَ الرّٰکِعِینَ(سورۃ آل عمران آیت 43)

فاطمہ زہرا (س)فرشتوں سے کالام کیا کرتی تھیں اور فرشتے ان سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ ایک شب ان معظّمہ نے فرشتوں سے فرمایا ' کیا مریم بنت عمران کو عالمین کی عورتوں پر فضیلت نہیں حاصل تھی ؟

انھوں نے کہا ' جی ہاں' مریم بنت عمران کو اپنے زمانے کی عورتوں پر فضیلت حاصل تھی لیکن آپ کواللہ نے آپ کی زمانے کی عورتوں پر اور مریم کے زمانے کی عورتوں پر بلکہ تمام اوّلین وآخرین کی عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی۔
(علل الشرائع' دلائل امامت طبری) (بحار الانوار)

آپ کے چند اقوال زرین:۔

ا) رسول خداؐ نے تمہیں ہم (اہل بیت) کی پیروی کرنے کی ہم سے محبت اور ہم سے جدا نہ ہونے کی وصیت فرمائی ہے۔

۲) '' شیعتنا من خیار اھل الجنۃ و کل محبیناو مو الی او لیائناو معادی اعدائنا'': ہمارے شیعہ جنت کے بہترین افراد میں سے ہیں اور ہمارے دوستوں کے دوست اور ہمارے دشمنوں کے دشمن سب جنت میں ہوں گے۔[2]

حکایت:۔

امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رات کو میری ماں حضرت فاطمہ علیہ السلام مصلّی عبادت پر کھڑی ہوئیں اور بندگی خدا میں مشغول ہو گئیں وہ مسلسل رکوع، سجود، قیام اور دعا میں مشغول رہیں یہاں تک صبح طلوع ہو گئی میں انہیں دیکھ رہا تھا وہ مسلسل مؤمنین و مؤمنات کے لیے دعا کر رہی تھیں ان کے نام لیکر خدا سے دعا مانگ رہی تھیں اور اپنے لئے دعا میں کچھ بھی طلب نہیں کر رہی تھیں۔

عبادت سے فارغ ہونے کے بعد میں نے پوچھا ''ماں! چند گھنٹے جب آپ عبادت میں مصروف تھیں تو صرف دوسروں کلیے دعا کرتی رہیں اور اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگی'' ماں نے میری طرف دیکھا اور کہا ''یا بنی الجارثم الدار'' یعنی اے میرے بیٹے پہلے ہمسایوں کیلیے دعا کرو پھر اپنے لئے۔[3]

[2] نحج الحیات
[3] منتہی آلمال فی تاریخ النبی وال آل

ا۔درود کی برکت سے فرشتے کے پر واپس آگئے

بعض کتابوں میں تحریر ہے کہ ایک روز حضرت جبرئیل حضرت رسول خداؐکے پاس آئے اور کہا: یا رسول اللہ آج میں نےایک عجیب و غریب چیز دیکھی وہ یہ کہ آسمان سے نازل ہوتے وقت میراگذرکوہ قاف کی طرف سے ہوا اس مقام پر میری سماعت سے ایک جگر سوز اور دل خراش آواز ٹکرائی میں نے سوچا کوئی محنت کش انسان ہے تکان سے کراہ رہا ہے یا کوئی بیمار ہے جو علاج کے لئے پریشان ہے اور بے چینی میں رو رہا ہے۔ میں اس آواز کے پیچھے چلا ۔

میں نے دیکھا ایک فرشتہ ہے جسے میں نے آسمان پر بہت عظمت ولا دیکھا تھا وہ نر کے تخت پر بیٹھا اورستر ہزار فرشتے اس کی خدمت کے لئے صف بستہ اس کے سامنے کھڑے رہتے اور اس کے سانسوں کی آمدورفت تخلیق ملائکہ کا سبب بنتی۔ آج وہی فرشتہ بال وپرسے مجبور شکستہ حالت یں زمین پر پڑا ہوا ہے۔میں نے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج ہوئی اور ان کا گزر میری طرف سے ہوا تو میں اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا میں ان کی تعظیم کو نہ اٹھ سکا اور میں نے عزت وتکریم کے آداب کما حقہ ادانہ کئے لہذا اس عذاب میں مبتلا کر دیا گیا اور عرش کی بلندی ے خاک کی پستی پہ ڈال دیا گیا اے بھائی اب تو میری شفاعت کا ذریعہ بن اور بارگاہ ذوالجلال میں میری معافی کی درخواست کر۔

میں نے معبود کی بارگاہ میں بہت زیادہ تضرع وزاری کیا اور اس کی مغفرت کی درخواست کی تو خداوند عالم کی طرف سے خطاب ہوا۔ اس سے کہو کہ وہ اپنی مغفرت اور اپنی خطا کی معافی چاہتا ہے تو میرے حبیب پر صلوات بھیجے تا کہ اپنا کھویا ہوا وقار اور منصب پا سکے۔

میں نے اس صورت حال کا اس سے تذکرہ کیا اس نے آپؐ پر دورد بھیجا اس کی برکت سے اس کے اقبال و کرامت کے پر اگ آئے اور وہ خاک سے فللک کی طرف پرواز کر گیا اور اس خدمت کی برکت سے اسے اپنا مقام مل گیا۔

شقی ہے وہ شخص---

'ابن بابویہ' ۱۸ جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رسول خداؐسے سنا آپ نے فرمایا" شقی وہ شخص ہے جس کے پاس میراتذکرہ ہو اور وہ مجھ پر دورد نہ بھیجے اور وہ شخص ہے جو ماہ مبارک رمضان میں رحمت خداوندی سے محروم رہے اور وہ شخص ہے جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کے زندہ رہنے کے باوجود ان سے نیکی اور احسان جیسے برتاؤ نہ کرے"۔ علماء اہلسنت 'انس' سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا "جبرئیل نے دعا کی اور کہا شقی اور بدبخت تر ہے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر صلوات نہ بھیجے۔"

صلوات میں آل محمدؐ کو ترک کرنا:

ابن بابویہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت نقل کی ہے کے حضرت رسول خدا ص نے فرمایا: جو شخص مجھ پر صلوات بھیجتا ہے اور میری آل پر نہیں بھیجتا ہے اسے جنت کی خوشبو بھی میسر نہیں ہوگی۔ اس سے بوے جناں پانچ سو سال کی دوری پر ہوگی۔ [4]

درود حق تعالیٰ سے قربت کا سبب ہے :

جیسا کہ ابن بابویہ نے علل الشرئع ۲۰ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی سند سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل قرار دیا اس لئے کہ وہ حضرت محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زیادہ درود بھیجا کرتے تھے۔

مجمع اللطائف وروضتہ العلما میں تحریر ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی کیا تم اپنے کلام زبان وبیان ، دیدہ و دل، بصارت و بصیرت ،روح و بدن ہر طرح سے مجھ سے قریب تر ہونا چاہتے ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی ہاں اے معبود میرا مقصد یہی ہے۔ میں اسی کا خواستگار ہوں وہ کون ہے جو ایسی قربت سے انکار کریگا؟ آواز آئی۔ " جب تم ایسی بلندی اور کرامت و فضیلت چاہتے ہو تو زیادہ سے زیادہ میرے حبیب خاص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجو اس لئے صلوات سبب رحمت اور نور ہدایت ہے۔"

گناہوں کی بخشش

دعوات راوندی ۵۴ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ "جو شخص روزانہ میری محبت سے سر شار ہو کر تین بار مجھ پر صلوات بھیجے تو خداوند عالم پر یہ لازم ہوجاتا ہے کہ اس کے اس شب وروز کے گناہوں کو بخش دے۔" یہ حدیث علمائے اہلسنت ۵۵ کی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے۔

دعاؤں کی قبولیت

حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے۔ نیز جامع الاخبار ۷۵ میں حضرت رسول کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ " زمین وآسمان کے درمیان جو بھی دعا ہے اس پہ حجاب حائل ہو جاتا ہے جب تک کہ محمدؐ وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دورد نہ بھیجا جائے۔

نفاق کو دور کرنے کا ذریعہ :

جیسا کہ ابن بابویہ ۸۷ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "بلند آواز سے مجھ پر صلوات بھیجو اس لئے کہ یہ نفاق کو دور کرتی ہے۔" یہی حدیث اصول کافی ۸۸ میں بھی مذکور ہے۔

---

[4] بحار الانوار ج ۹۴ ص ۵۲

حصول عافیت:

حضرت رسول خداؐ سے مروی ہے کہ - "جو شخص میرے اوپر ایک صلوات بھیجتا ہے حق تعالیٰ اس کے اوپر دروازہ عافیت کھول دیتا ہے[5]۔"

اور مجمع الطائف جو ایک عالم اہلسنت کی کتاب ہے میں مرقوم ہے کہ: "ایک عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی اوراس نے عرض کی یا رسول اللہؐ میرا ایک فرزند جو آنکھ، کان ،ہاتھ ،پیر وغیرہ سے معذور ہے۔ کنیز اپنے بچے کی شفایابی کے لئے آپؐ کے دارالشفا میں حاضر ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے گھر جا اور مجھ پر زیادہ سے زیادو صلوات بھیج اس کے صدقہ میں جلد ازجلد اپنی مراد کو پہونچے گی۔ اس عورت نے اسی وقت سے آنحضرتؐ پر صلوات بھیجنی شروع کر دی ہر ہر قدم پر صلوات پڑھتی جاتی جیسے ہی وہ گھر پہنچی کیا دیکھا اس کا بیٹا صحیح وسلامت بیٹھا ہوا ہے اور اس کے تمام ناقص اعضاء حرکت میں ہیں۔ خوشی سے سرشار عوت نے اپنے بیٹے سے کچھ نہ کہا بلکہ الٹے پاؤں مسجد نبوی میں آئی اور آنحضرتؐ و جمیع حاضرین سے خوش ہو کر حال بیان کیا آنحضرتؐ ک ساتھ جملہ حاضرین مسجد بھی خوش ہوگئے۔اس کے بعد جبرئیل امین نازل ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ حق تعالیٰ بعد از سلام فرماتا ہے کہ جس طرح صلوات کی برکت سے س عورت ے فرزند کو شفا حاصل ہوئی ہے اسی طرح قیامت میں آپؐ کی پریشان امت کو اس کے ذریعے شفاعت حاصل ہوگی۔

درود کی برکت سے بزم عطر فشاں ہوگی۔

کتاب ازھارالاحادیث (کتب اہلسنت) میں مذکور ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "وہ مجلس جہاں کہ لوگ جمع ہو اور اس جگہ سے بغیر مجھ پر صلوات بھیجے متفرق ہو جائیں تو ان کی اس بزم سے ایسی بدبو اٹھتی ہے جس سے زیادہ بری بدبو کسی چیز کی نہیں ہو سکتی۔"

غیبت سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔

روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ ایک بزرگ نے حضرت الیاس وخضر علیھم السلام سے یہ شکایت کی کہ لوگ بہت زیادہ غیبت کر رہے ہیں اور اس طرح گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہر چند میں انہیں نصحیت کرتا ہوں اس بات سے منع کرتا ہوں مگر وہ میری ایک بھی نہیں سنتے۔ حضرت الیاس علیہ السلام نے فرمایا اس چیز کا علاج صرف یہی ہے کہ جب کوئی تمہاری بزم میں آئے تو اس سے کہو کہ وہ 'بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلّی اللہ علی محمد وآل محمد' کہے اس لئے کہ حق تعالیٰ اس کی برکت سے اس بزم میں ملک مؤکل کرتا ہے اور جب کوئی کسی کی غیبت شروع کرنا چاہتا ہے تو وہ ملک اس شخص کو اس چیز سے باز رکھتا ہے اور خداوند عالم سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس قوم کے لوگوں کو غیبت سے باز رہنے کی توفیق عنایت

[5] جامع الاخبار

فرمائے۔
پھر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی کسی بزم سے نکلتے وقت "بسم اللہ الرحمن الرحیم و صلّی اللہ علی محمد وآل محمد " کہے تو حق تعالیٰ پھر ملک مؤکل کرتا ہے تاکہ اس بزم کا کوئی شخص اس کی غیبت نہ کرے۔

اس کی وجہ سے بھولی بسری چیزیں یاد آجاتی ہیں۔

ابن بابویہ اپنی کتاب علل الشرایع ۹۷ اور کتاب عیون ۹۸ میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے جو سوالات کئے تھے ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ جن چیزوں سے انسان دو چار ہوتا ہے کیا بات ہے ان میں سے کچھ چیزوں کو یاد رکھ لینے کے بعد کچھ کو بھول جاتا ہے؟ اور پھر وہ بھولی ہوئی چیزیں یاد کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا انسان کا دل ایک ڈبیا کے اندر ہے اور اس پہ ایک ڈھکن پڑا ہوا ہے جب انسان حضرت محمد وآل محمدؐ صلوات اللہ علیھم پر دورد بھیجتا ہے تو یہ صلوات اس ڈبہ کے اوپر سے ڈھکن کو ہٹا دیتا ہے جس کی وجہ سے قلب روشن ہو جاتا ہے اور بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے اور اگر انسان محمد وآل محمد صلوات اللہ علیھم پر صلوات نہ بھیجے یا ناقص صلوات بھیجے تو اس کی وجہ سے وہ دل کا ڈھکن اور سخت ہو جاتا ہے اور خانہ دل تاریک ہو جاتا ہے اور انسان یاد شدہ چیزیں بھی بھول جاتا ہے۔
جلاء الافہام ۹۹ میں رسول خداؐ سے روایت ہے کہ "جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر صلوات بھیجو تاکہ وہ بھولی ہوئی چیز یاد آجائے۔"

میزان اعمال میں صلوات:

مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔" میں قیامت کے دن میزان اعمال کے پاس ہونگا اور میزان عدالت پہ جس کی حسنات گناہوں کے بہ نسبت کم ہوں گے تو میں اس کے میزان حسنات پہ وہ صلوات رکھ دوں گا جو اس نے مجھ پر بھیجی ہیں تاکہ اس کے حسنات کا پلہ بھاری ہو جائے۔" یہ حدیث جامع الاخبار ۱۰۷ اور مکارم الاخلاق ۱۰۸ میں بھی تحریر ہے۔

(شرح و فضائل صلوات۔ احمد بن محمد الحسینے اردکانی)

روزے کے احکام

روزہ سے مراد ہے کہ خدا کی خوشنودی اور اس کے آگے اظہار تذلل کے لئے انسان اذان صبح سے مغرب تک آٹھ چیزوں سے جو بعد میں بیان کی جائیں گی پرہیز کرے۔

نیت

(۱۵۳۱) انسان کے لئے روزے کی نیت دل سے گزارنا یا مثلاً یہ کہنا کہ ''میں کل روزہ رکھوں گا'' ضروری نہیں بلکہ اس کا ارادہ کرنا کافی ہے کہ وہ بارگاہ الٰہی میں اپنی ذلت کے اظہار کے لئے اذان صبح سے مغرب تک کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے روزہ باطل ہو اور یہ یقین حاصل کرنے کے لئے اس تمام وقت میں وہ روزے سے رہا ہے ضروری ہے کہ کچھ دیر اذان صبح سے پہلے اور کچھ دیر مغرب کے بعد بھی ایسے کام کرنے سے پرہیز کرے جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(۱۵۳۲) انسان رمضان کی ہر رات کو اس سے اگلے دن کے روزے کی نیت کر سکتا ہے۔

(۱۵۳۳) رمضان میں روزے کی نیت کا آخری وقت ایک ایسے شخص کے لئے جس کی توجہ ہو، اذان صبح سے پہلے ہے یعنی احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اذان صبح کے وقت جب وہ پرہیز شروع کرے تو ارادے کے ساتھ ہو چاہے وہ ارادہ ناخودآگاہ طور پر اس کے دل میں کہیں موجود ہو۔

(۱۵۳۴) جس شخص نے ایسا کوئی کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرے تو وہ جس وقت بھی دن میں مستحب

روزے کی نیت کرلے اگرچہ مغرب ہونے میں کم وقت ہی رہ گیا ہو، اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۵۳۵) جو شخص رمضان کے روزوں اور اسی طرح واجب روزوں میں جن کے دن معین ہیں روزے کی نیت کئے بغیر اذان صبح سے پہلے سوجائے اگر وہ ظہر سے پہلے بیدار ہو جائے اور روزے کی نیت کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر وہ ظہر کے بعد بیدار ہو تو ضروری ہے کہ احتیاط کرتے ہوئے قربت مطلقہ کی نیت سے باقی دن خود کو روزہ باطل کرنے والی چیزوں سے بچائے اور اس دن کے روزے کی قضا بھی بجالائے۔

(۱۵۳۶) اگر کوئی شخص قضا یا کفارہ کا روزہ رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ اس روزے کو معین کرے مثلاً نیت کرے کہ میں قضا کا یا کفارے کا روزہ رکھ رہا ہوں لیکن رمضان میں یہ نیت کرنا ضروری نہیں کہ میں رمضان کا روزہ رکھ رہا ہوں بلکہ اگر کسی کو علم نہ ہو یا بھول جائے کہ رمضان ہے اور کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تب بھی وہ روزہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا۔ نذر اور اس جیسے روزے میں نذر کی نیت کرنا ضروری نہیں۔

(۱۵۳۷) اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ رمضان کا مہینہ ہے اور جان بوجھ کر رمضان کے روزے کے علاوہ کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تو وہ روزہ جس کی اس نے نیت کی ہے وہ روزہ شمار نہیں ہوگا اور اسی طرح رمضان کا روزہ بھی شمار نہیں ہوگا اگر وہ نیت قصد قربت کے منافی ہو بلکہ اگر منافی نہ ہو تب بھی احتیاط کی بنا پر وہ روزہ رمضان کا روزہ شمار نہیں ہوگا۔

(۱۵۳۸) مثال کے طور پر اگر کوئی شخص رمضان کے پہلے روزے کی نیت کرے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ یہ دوسرا روزہ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۵۳۹) اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرنے کے بعد بے ہوش ہو جائے اور پھر اسے دن میں کسی وقت ہوش آ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اور اگر تمام نہ کرے تو اس کی قضا بجالائے۔

(۱۵۴۰) اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرے اور پھر مست ہو جائے اور پھر اسے دن میں کسی وقت ہوش آ جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

(۱۵۴۱) اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرے اور سوجائے اور مغرب کے بعد بیدار ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۵۴۲) اگر کسی شخص کو علم نہ ہو یا بھول جائے کہ رمضان ہے اور ظہر سے پہلے اس امر کی جانب متوجہ ہو اور اس دوران کوئی ایسا کام کر چکا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہے تو اس کا روزہ باطل ہوگا لیکن ضروری ہے کہ مغرب تک کوئی ایسا کام نہ کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور رمضان کے بعد روزے کی قضا بھی کرے۔ اگر ظہر کے بعد متوجہ ہو کہ رمضان کا مہینہ ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر رجاءً روزے کی نیت کرے اور رمضان کے بعد اس کی قضا بھی کرے اور اگر ظہر سے پہلے متوجہ ہو اور کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ روزے کی نیت کرے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۵۴۳) اگر رمضان میں بچہ اذان صبح سے پہلے بالغ ہو جائے تو ضروری ہے کہ روزہ رکھے اور اگر اذان

صبح کے بعد بالغ ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر مستحب روزہ رکھنے کا ارادہ کرلیا ہو تو اس صورت میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس روزے کو پورا کرے۔

(۱۵۴۴) جو شخص میت کے روزے رکھنے کے لئے اجیر بنا ہو یا اس کے ذمے کفارے کے روزے ہوں، اگر وہ مستحب روزے رکھے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر رمضان کے قضا روزے کسی کے ذمے ہوں تو وہ مستحب روزہ نہیں رکھ سکتا اور اگر بھول کر مستحب روزہ رکھ لے تو اس صورت میں اگر اسے ظہر سے پہلے یاد آ جائے تو اس کا مستحب روزہ کالعدم ہو جاتا ہے اور وہ اپنی نیت قضا روزے کی جانب موڑ سکتا ہے۔ اگر وہ ظہر کے بعد متوجہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے اور اگر اسے مغرب کے بعد یاد آئے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۵۴۵) اگر رمضان کے روزے کے علاوہ کوئی دوسرا معین روزہ انسان پر واجب ہو، مثلاً اس نے منت مانی ہو کہ ایک مقررہ دن کو روزہ رکھے گا اور جان بوجھ کر اذان صبح تک نیت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر اسے معلوم نہ ہو کہ اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے یا بھول جائے اور ظہر سے پہلے اسے یاد آئے تو اگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر ظہر کے بعد اسے یاد آئے تو رمضان کے روزے میں جس احتیاط کا ذکر کیا گیا ہے اس کا خیال رکھے۔

(۱۵۴۶) اگر کوئی شخص کسی غیر معین واجب روزے کے لئے مثلاً روزۂ کفارہ کے لئے ظہر کے نزدیک تک عمداً نیت نہ کرے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اگر نیت سے پہلے مصمم ارادہ رکھتا ہو کہ روزہ نہیں رکھے گا یا مذبذب ہو کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے تو اگر اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور ظہر سے پہلے روزے کی نیت کرلے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۵۴۷) اگر کوئی کافر رمضان میں ظہر سے پہلے مسلمان ہو جائے اور اذان صبح سے اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ مافی الذمہ کی نیت سے دن کے آخر تک روزہ باطل کرنے والے کاموں سے پرہیز کرے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس دن کی قضا بجالائے۔

(۱۵۴۸) اگر کوئی بیمار شخص رمضان کے کسی دن میں ظہر سے پہلے تندرست ہو جائے اور اس نے اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نیت کرے اور اس دن کا روزہ رکھے اور اگر ظہر کے بعد ٹھیک ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں۔ البتہ ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے۔

(۱۵۴۹) جس دن کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تاریخ، اس دن کا روزہ رکھنا اس پر واجب نہیں ہے اور اگر روزہ رکھنا چاہے تو رمضان کے روزے کی نیت نہیں کرسکتا لیکن نیت کرے کہ اگر رمضان ہے تو رمضان کا روزہ ہے اور اگر رمضان نہیں ہے تو قضا روزہ یا اسی جیسا کوئی اور روزہ ہے تو بعید نہیں کہ اس کا روزہ صحیح ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ قضا روزے وغیرہ کی نیت کرے اور اگر بعد میں پتا چلے کہ رمضان تھا تو رمضان کا روزہ شمار ہوگا لیکن اگر نیت صرف روزے کی کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ رمضان تھا تب بھی کافی ہے۔

(۱۵۵۰) اگر کسی دن کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تاریخ اور وہ قضا یا مستحب یا ایسے ہی کسی اور روزے کی نیت کر کے روزہ رکھ لے اور دن میں کسی وقت اسے پتا چلے کہ رمضان ہے تو ضروری ہے کہ رمضان کے روزے کی نیت کر لے۔

(۱۵۵۱) اگر کسی معین واجب روزے کے بارے میں مثلاً رمضان کے روزے کے بارے میں انسان مذبذب ہو کہ اپنے روزے کو باطل کرے یا نہ کرے یا روزے کو باطل کرنے کا قصد کرے تو اگر دوبارہ روزے کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ روزے کی نیت کر لے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور بعد میں اس کی قضا کرے۔

(۱۵۵۲) اگر کوئی شخص جو مستحب روزہ یا ایسا واجب روزہ مثلاً کفارے کا روزہ رکھے ہوئے ہو جس کا وقت معین نہ ہو کسی ایسے کام کا قصد کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو یا مذبذب ہو کہ کوئی ایسا کام کرے یا نہ کرے تو اگر وہ کوئی ایسا کام نہ کرے اور واجب روزے میں ظہر سے پہلے اور مستحب روزے میں غروب سے پہلے دوبارہ روزے کی نیت کر لے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مبطلات روزہ

(۱۵۵۳) آٹھ چیزیں روزے کو باطل کر دیتی ہیں:

(۱) کھانا اور پینا۔

(۲) جماع کرنا۔

(۳) استمناء۔ یعنی مرد اپنے ساتھ یا کسی دوسرے ذریعے سے جماع کے علاوہ کوئی ایسا فعل کرے جس کے نتیجے میں منی خارج ہو۔ عورتوں میں اس کی کیفیت کا تذکرہ مسئلہ ۳۴۵ میں ہو چکا ہے۔

(۴) خدا تعالیٰ، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے جانشینوں سے احتیاط واجب کی بنا پر کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا۔

(۵) غبار حلق تک پہنچانا احتیاط واجب کی بنا پر۔

(۶) اذان صبح تک جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں باقی رہنا۔

(۷) کسی سیال چیز سے حقنہ (انیما) کرنا۔

(۸) قے کرنا۔

ان مبطلات کے تفصیلی احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ کھانا اور پینا

(۱۵۵۴) اگر روزے دار اس امر کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے کہ روزے سے ہے کوئی چیز جان بوجھ کر

کھائے یا پیئے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ چیز ایسی ہو جسے عموماً کھایا یا پیا جاتا ہو مثلاً روٹی اور پانی یا ایسی ہو جسے عموماً کھایا یا پیا نہ جاتا ہو مثلاً مٹی اور درخت کا شیرہ، اور خواہ کم ہو یا زیادہ حتیٰ کہ اگر روزے دار ٹوتھ برش منہ سے نکالے اور دوبارہ منہ میں لے جائے اور اس کی تری نگل لے تب بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ اس کی تری لعاب دہن میں گھل مل کر اس طرح ختم ہو جائے کہ اسے بیرونی تری نہ کہا جا سکے۔

(۱۵۵۵) جب روزے دار کھانا کھا رہا ہو اگر اسے معلوم ہو جائے کہ صبح ہو گئی ہے تو ضروری ہے کہ جو لقمہ منہ میں ہو اسے اگل دے اور اگر جان بوجھ کر وہ لقمہ نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس حکم کے مطابق جس کا ذکر بعد میں ہو گا اس پر کفارہ بھی واجب ہے۔

(۱۵۵۶) اگر روزے دار غلطی سے کوئی چیز کھا لے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

(۱۵۵۷) انجکشن اور ڈرپ سے روزہ باطل نہیں ہوتا، چاہے انجکشن تقویت پہنچانے والا اور ڈرپ گلوکوز وغیرہ کی ہی کیوں نہ ہو۔ دمے کی بیماری میں استعمال ہونے والا اسپرے اگر دوا کو صرف پھیپھڑوں تک پہنچائے تو اس سے بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔ اسی طرح آنکھ اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا چاہے اس کا ذائقہ گلے میں محسوس ہو۔ ناک میں ڈالی جانے والی دوا اگر گلے تک نہ پہنچے تو اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

(۱۵۵۸) اگر روزے دار دانتوں کی ریخوں میں پھنسی ہوئی کوئی چیز عمداً نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(۱۵۵۹) جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس کے لئے اذان صبح سے پہلے دانتوں میں خلال کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اسے علم ہو کہ جو غذا دانتوں کے ریخوں میں رہ گئی ہے وہ دن کے وقت پیٹ میں چلی جائے گی تو خلال کرنا ضروری ہے۔

(۱۵۶۰) منہ کا پانی نگلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا خواہ ترشی وغیرہ کے تصور سے ہی منہ میں پانی بھر آیا ہو۔

(۱۵۶۱) سر اور سینے کا بلغم جب تک منہ کے اندر والے حصے تک نہ پہنچے اسے نگلنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ منہ میں آ جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے نہ نگلے۔

(۱۵۶۲) اگر روزے دار کو اتنی پیاس لگے کہ اسے پیاس سے مر جانے کا خوف ہو جائے یا اسے نقصان کا اندیشہ ہو یا اتنی سختی اٹھانا پڑے جو اس کے لئے ناقابل برداشت ہو تو اتنا پانی پی سکتا ہے کہ ان امور کا خوف ختم ہو جائے بلکہ اگر موت اور اس جیسی چیز کا خوف ہو تو پانی پینا واجب ہے لیکن اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اگر رمضان ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اس سے زیادہ پانی نہ پیئے اور دن کے باقی حصے میں وہ کام کرنے سے پرہیز کرے جس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

اور کفارہ بھی اس پر واجب ہے۔

(۱۵۶۴) انسان کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتا لیکن اگر کمزوری اس حد تک ہو کہ عموماً برداشت نہ ہو سکے تو پھر روزہ چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

۴۔ خدا اور رسولؐ پر بہتان باندھنا

(۱۵۷۷) اگر روزے دار زبان سے یا لکھ کر یا اشارے سے یا کسی اور طریقے سے اللہ تعالیٰ یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ علیہم السلام میں سے کسی سے جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اگرچہ وہ فوراً کہہ دے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا توبہ کر لے تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور تمام انبیائے مرسلین اور ان کے جانشینوں سے بھی کوئی جھوٹی بات منسوب کرنے کا یہی حکم ہے۔

(۱۵۷۸) اگر (روزے دار) کوئی ایسی روایت نقل کرنا چاہے جس کے قطعی ہونے کی دلیل نہ ہو اور اس کے بارے میں اسے یہ علم نہ ہو کہ سچ ہے یا جھوٹ تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اسے نقل کرتے ہوئے بیان کرے اور پیغمبر اکرمؐ یا ائمہ سے بلا واسطہ طور پر نسبت نہ دے۔

(۱۵۸۲) اگر روزے دار سے سوال کیا جائے کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے اور وہ عمداً جہاں جواب نہیں دینا چاہئے وہاں اثبات میں دے اور جہاں اثبات میں دینا چاہئے وہاں عمداً نفی میں جواب دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۵۔ غبار کو حلق تک پہنچانا

(۱۵۸۴) احتیاط واجب کی بنا پر گاڑھے غبار کا حلق تک پہنچانا روزے کو باطل کر دیتا ہے خواہ غبار کسی ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حلال ہو مثلاً آٹا یا کسی ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حرام ہو مثلاً مٹی۔

(۱۵۸۵) غیر کثیف غبار (جو غبار گاڑھا نہ ہو) حلق تک پہنچانے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

(۱۵۸۶) اگر ہوا کی وجہ سے کثیف غبار پیدا ہوا اور انسان متوجہ ہونے اور احتیاط کر سکنے کے باوجود احتیاط نہ کرے اور غبار اس کے حلق تک پہنچ جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(۱۵۸۷) احتیاط واجب یہ ہے کہ روزے دار سگریٹ اور تمباکو وغیرہ کا دھواں بھی حلق تک نہ پہنچائے۔

(۱۵۸۸) اگر انسان احتیاط نہ کرے اور غبار یا دھواں وغیرہ حلق میں چلا جائے تو اگر اسے یقین یا اطمینان تھا کہ یہ چیزیں حلق میں نہ پہنچیں گی تو اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اسے گمان تھا کہ یہ حلق تک نہیں پہنچیں گی تو بہتر یہ ہے کہ اس روزے کی قضا بجالائے۔

(۱۵۸۹) اگر کوئی شخص یہ بھول جانے پر کہ روزے سے ہے احتیاط نہ کرے یا بے اختیار غبار وغیرہ اس کے حلق میں پہنچ جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

(۱۵۹۰) پورا سر پانی میں ڈبونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن یہ شدید مکروہ ہے۔

۶۔ اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا

(۱۵۹۱) اگر جنب شخص رمضان میں جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے یا جس شخص کا فریضہ تیمم ہو اور وہ جان بوجھ کر تیمم نہ کرے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور پھر ایک دن اور روزہ رکھے اور چونکہ یہ طے نہیں ہے کہ یہ دوسرا روزہ قضا ہے یا سزا، لہٰذا رمضان کا اس دن کا روزہ بھی مافی الذمہ کی نیت سے رکھے اور رمضان کے بعد بھی جس دن روزہ رکھے اور اس میں قضا کی نیت نہ کرے۔

(۱۵۹۲) جو شخص رمضان کے روزے کی قضا کرنا چاہتا ہو، اگر جان بوجھ کر صبح کی اذان تک جنب رہے تو اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا۔ ہاں اگر جان بوجھ کر نہ ہو تو رکھ سکتا ہے۔ اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ اسے ترک کر دے۔

(۱۵۹۳) اگر جنب شخص رمضان کے روزوں اور ان کی قضا کے علاوہ کسی بھی واجب اور مستحب روزے میں

(۱۵۹۵) اگر جنب شخص رمضان میں غسل کرنا بھول جائے اور ایک دن کے بعد اسے یاد آئے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ قضا کرے اور اگر چند دنوں کے بعد یاد آئے تو اتنے دنوں کے روزوں کی قضا کرے جتنے دنوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ جنب تھا مثلاً اگر اسے یہ علم نہ ہو کہ تین دن جنب رہا یا چار دن تو ضروری ہے کہ تین دنوں کے روزوں کی قضا کرے۔

(۱۵۹۶) اگر ایک ایسا شخص اپنے آپ کو جنب کرلے جس کے پاس رمضان کی رات میں غسل اور تیمم میں سے کسی کے لئے بھی وقت نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

(۱۵۹۷) جو شخص جانتا ہو کہ اس کے پاس غسل کرنے کے لئے وقت نہیں ہے اور خود کو جنب کرلے اور پھر تیمم کرے یا وقت ہونے کے باوجود جان بوجھ کر غسل کرنے میں اتنی تاخیر کرے کہ وقت تنگ ہو جائے اور تیمم کرے تو اگرچہ وہ گنہگار ہے لیکن اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۵۹۸) جو شخص رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور جانتا ہو کہ اگر سوئے گا تو صبح تک بیدار نہ ہوگا احتیاط واجب کی بنا پر اسے بغیر غسل کئے نہیں سونا چاہئے اور اگر وہ غسل کرنے سے پہلے اپنی مرضی سے سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے اور قضا اور کفارہ دونوں اس پر واجب ہیں۔

(۱۵۹۹) جب جنب رمضان کی رات میں سو کر جاگ اٹھے اور اس بات کا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا تو وہ دوبارہ سو سکتا ہے۔

(۱۶۰۰) اگر کوئی شخص رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور یقین یا اطمینان رکھتا ہو کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور اس کا مصمم ارادہ ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا اور اس ارادے کے ساتھ سو جائے اور اذان تک سوتا رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۰۱) اگر کوئی شخص رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور اسے اطمینان نہ ہو کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور وہ اس بات سے غافل ہو کہ بیدار ہونے کے بعد اس پر غسل کرنا ضروری ہے تو اس صورت میں جبکہ وہ سو جائے اور صبح کی اذان تک سویا رہے تو احتیاط کی بنا پر اس پر قضا واجب ہو جاتی ہے۔

(۱۶۰۲) اگر کوئی شخص رمضان کی کسی رات میں جنب ہو اور اسے یقین ہو یا احتمال اس بات کا ہو کہ اگر وہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور وہ بیدار ہونے کے بعد غسل نہ کرنا چاہتا ہو تو اس صورت میں جبکہ وہ سو جائے اور بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ مکمل کرے اور قضا اور کفارہ اس

کے لئے لازم ہے۔ اسی طرح اگر اس تردد میں ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے یا نہ کرے تو احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے۔

(۱۶۰۳) اگر جنب شخص رمضان کی کسی رات میں سو کر جاگ اٹھے اور اسے یقین ہو یا اس بات کا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور وہ مصمم ارادہ بھی رکھتا ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا اور دوبارہ سو جائے اور اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ قضا کرے اور اگر دوسری نیند سے بیدار ہو جائے اور تیسری دفعہ سو جائے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ بھی دے۔

(۱۶۰۴) جس نیند میں انسان کو احتلام ہو وہ پہلی نیند سمجھی جائے گی لہٰذا اگر ایک بار بیدار ہونے کے بعد سوئے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو جیسا کہ پچھلے مسئلے میں بتایا گیا ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ قضا کرے۔

(۱۶۰۵) اگر کسی روزے دار کو دن میں احتلام ہو جائے تو اس پر فوراً غسل کرنا واجب نہیں۔

(۱۶۰۶) اگر کوئی شخص رمضان میں صبح کی اذان کے بعد جاگے اور یہ دیکھے کہ اسے احتلام ہو گیا ہے تو اگرچہ اسے معلوم ہو کہ یہ احتلام اذان سے پہلے ہوا ہے اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۰۷) جو شخص رمضان کے قضا روزے رکھنا چاہتا ہو اگر وہ صبح کی اذان کے بعد بیدار ہو اور دیکھے کہ اسے احتلام ہو گیا ہے اور جانتا ہو کہ یہ احتلام اسے صبح کی اذان سے پہلے ہوا ہے تو اس دن رمضان کے روزے کی قضا کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے۔

(۱۶۱۶) جس شخص نے میت کو مس کیا ہو یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ میت کے بدن سے مس کیا ہو وہ غسل مس میت کے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے اور اگر روزے کی حالت میں بھی میت کو مس کرے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۷۔ حقنہ لینا

(۱۶۱۷) حقنہ لینا (یعنی پانی یا ہر مائع بڑی آنت میں مقعد کے ذریعے داخل کرنا)۔ سیال چیز سے حقنہ لینے سے اگرچہ بہ امر مجبوری اور علاج کی غرض سے ہو روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۸۔ قے کرنا

(۱۶۱۸) اگر روزے دار جان بوجھ کر قے کرے تو اگرچہ وہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا کرنے پر مجبور ہو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے لیکن اگر سہواً یا بے اختیار ہو کر قے کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۲۰) اگر روزے دار قے روک سکتا ہو جبکہ اسے طبیعی نظام کے تحت ہی قے آ رہی ہو تو اسے روکنا ضروری نہیں۔

کو ضرر اور شدید تکلیف ہو اور اگر وہ قے نہ کرے اور اسے نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اگر اسے قے کر کے باہر نکالے تو بھی اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

(۱۶۲۲) اگر روزے دار سہواً کوئی چیز نگل لے اور اس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے اسے یاد آ جائے کہ روزے سے ہے، چنانچہ اگر وہ چیز اتنی نیچے جا چکی ہو کہ اسے معدے تک جانے دینا کھانا نہ کہا جائے تو اس چیز کا نکالنا لازم نہیں اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

(۱۶۲۳) اگر کسی روزے دار کو یقین ہو کہ ڈکار لینے کی وجہ سے کوئی چیز اس کے حلق سے باہر آ جائے گی، چنانچہ اگر اسے قے کرنا کہا جا سکے تو ضروری ہے کہ جان بوجھ کر ڈکار نہ لے۔ لیکن اگر اسے یقین نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۲۴) اگر روزے دار ڈکار لے اور کوئی چیز اس کے حلق یا منہ میں آ جائے تو ضروری ہے کہ اسے اگل دے اور اگر وہ چیز بے اختیار پیٹ میں چلی جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

ان چیزوں کے احکام جو روزے کو باطل کرتی ہیں

(۱۶۲۵) اگر انسان جان بوجھ کر اور اختیار کے ساتھ کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اگر کوئی ایسا کام جان بوجھ کر نہ کرے تو پھر اشکال نہیں لیکن اگر جنب سو جائے اور اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ ۱۶۰۲ میں بیان کی گئی ہے صبح کی اذان تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ چنانچہ اگر انسان نہ جانتا ہو کہ جو باتیں بتائی گئی ہیں ان میں سے بعض روزے کو باطل کرتی ہیں اور مسئلہ جاننے کے سلسلے میں اُس نے کوئی کوتاہی نہ کی ہو اور نہ ہی کسی قسم کے تردد کا شکار ہو یا یہ کہ شرعی حجت پر اعتماد رکھتا ہو اور کھانے پینے اور جماع کے علاوہ ان افعال میں سے کسی فعل کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

(۱۶۲۶) اگر روزے دار سہواً کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کا روزہ باطل ہو گیا ہے دوبارہ عمداً کوئی اور ایسا ہی کام کرے تو پچھلے مسئلے میں بیان شدہ حکم اس پر جاری ہوگا۔